Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

اللہ

ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ و دین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ

دنیا کے مذاہب پر نظر اور اہل مذاہب کا تشحیذ الاذہان

یعنی

اردو رسالہ

ریویو آف ریلیجنز

قادیان سے ہر انگریزی ماہ کی پانچ تاریخ کو شائع ہوتا ہے

نمبر ۷ ۵ جولائی سنہ ۱۹۳۲ء ایڈیٹر محمد ظہور الدین اکمل ۳۰ صفر المظفر سنہ ۱۳۵۱ھ جلد ۳۱

فہرست مضامین

کیا اتمام نعمت انسداد نبوت کو مستلزم ہے؟	۲۴۱ / ۲۵۰	مولانا عبد اللطیف صاحب مدرس عربی خانپور
میری قادیان کی زیارت	۲۵۱ / ۲۵۴	ترجمہ جنید ہاشمی بی۔اے
امام مہدی و مسیح علیہ السلام	۲۵۵ / ۲۶۳	مولانا میر مرید احمد صاحب سندھی
حضرت موسیٰؑ کے متعلق	۲۶۳ / ۲۶۴	ماخوذ
افادات الفریدی	۲۶۵ / ۲۷۲	چوہدری غلام احمد خاں صاحب ایڈووکیٹ
	۲۷۳ / ۲۸۰	ماخوذ

چندہ سالانہ
اندرون ہند سے تین روپے

مصدقہ طلباء اور غیر احمدیوں سے دو روپیہ آٹھ آنہ

چندہ سالانہ
بیرون ہند سے تین روپے آٹھ آنے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قابلِ توجّہ احمدی احباب

رسالہ ریویو کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ارشاد

"چونکہ ہماری جماعت کو معلوم ہوگا کہ اصل غرض خدا تعالیٰ کی میرے بھیجنے سے یہی ہے جو غلطیاں اور گمراہیاں عیسائی مذہب نے پھیلائیں انکو دور کر کے دنیا کے عام لوگوں کو اسلام کی طرف مائل کیا جاوے۔ اور اس غرض مذکورہ بالا کو جس کو دوسرے لفظوں میں احادیث صحیحہ میں کسر صلیب کے نام سے یاد کیا گیا۔ پورا کیا جائے۔ اسلئے اور انہیں اغراض کے پورا کرنیکے لئے رسالہ (ریویو آف ریلیجنز) جاری کیا گیا ہے۔ لیکن اب تک اس رسالہ کے شائع کرنیکے سرمایہ کا انتظام کافی نہیں۔ اگر خدانخواستہ یہ رسالہ کم توجہی اس جماعت سے بند ہو گیا تو یہ واقعہ میں اس سلسلہ کیلئے ایک ماتم ہوگا۔ اسلئے میں پورے زور کے ساتھ اپنی جماعت کے جوانمردوں کو اس طرف توجّہ دلاتا ہوں کہ اس رسالہ کی اعانت کیلئے اس جماعت میں دس ہزار خریدار --- پیدا ہو جائیں تو یہ رسالہ خاطر خواہ چل نکلیگا۔ اور میری دانست میں اگر بیعت کرنے والے اپنی بیعت کی حقیقت پر قائم رہ کر اس بارہ میں کوشش کریں تو اسقدر تعداد کچھ بہت نہیں بلکہ جماعت موجودہ کی تعداد کے لحاظ سے یہ تعداد بہت کم ہے۔ سو اے جماعت کے سچے مخلصو! خدا تمہارے ساتھ ہو۔ تم اس کام کے لئے ہمّت کرو۔ خدا تمہارے دلوں میں القا کرے کہ یہی وقت ہمّت کا ہے"

احباب مندرجہ ذیل ذرائع سے اس ارشاد کی تعمیل کر سکتے ہیں:-

(۱) اُردو ریویو کو اپنے نام جاری کرائیں۔ جو دوست خود انگریزی نہیں پڑھ سکتے۔ وہ ضرور اُردو رسالے کے خریدار بنیں اور مستطیع اصحاب اپنی گرہ سے قیمت ادا کر کے ناظم طبع و اشاعت کو اجازت دیں۔ کہ وہ کسی غیر مسلم یا غیر احمدی کے نام رسالہ جاری کر دیں۔ (۲) جو احباب اُردو رسالے کے خریدار بنیں وہ دیگر احمدیوں اور غیر مسلموں اور غیر احمدیوں کو تحریک کر کے حضرت مسیح موعودؑ کے ارشاد کی تعمیل کرنیوالوں کی فہرست میں اپنے آپکو داخل کریں۔ (۳) اہل علم و اہل قلم احباب رسالہ کے لئے مفید مضامین لکھ کر بھیجیں۔ اسکا فائدہ یہ ہوگا کہ رسالہ زیادہ دلچسپ اور زیادہ فائدہ رساں اور زیادہ مقبول ہوگا۔ جس سے خود بخود اسکی اشاعت میں ترقی ہوگی۔ (۴) احباب جماعت کے افراد کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشاد سے آگاہ کر کے انکو تحریک کریں کہ وہ مندرجہ بالا چار طریقوں سے کسی نہ کسی ایک یا دو طریق سے رسالہ کی توسیع اشاعت میں حصّہ لیں۔ (۵) انگریزی خوان گریجویٹ مہربانی فرما کر انگریزی رسالے کے مضامین کا ترجمہ کر کے اُردو رسالے کیلئے بھیجا کریں۔

(ناظر تالیف و تصنیف - قادیان)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

کیا تکمیل دین اور اتمام نعمت انسداد نبوت کو مستلزم ہے؟

وہ لوگ جن کے نزدیک اسلام فقط آبائی رسوم کی پابندی کا نام ہے۔ اصل مذہب حقیقی ایمان سے انہیں کوئی واسطہ نہیں۔ اور نہ انہیں اپنے معتقدات ایمانیہ کو کتاب الہیٰ کے معیار پر جانچنے کی حاجت ہے۔ بموجب ارشاد نبوی ان کا اسلام اسمی اور تلاوت قرآن رسمی ہے۔ بہت سے عقائد جو زمانہ خیر القرون کے بعد کی ایجاد اور زمانہ فیج اعوج کی اختراع ہیں۔ انہیں کو معیار مذہب بنائے بیٹھے ہیں۔ انہیں معتقدات باطلہ کی محبّت ان کے دلوں میں رچی ہوئی ہے۔ واشربوا فی قلوبھم العجل۔ پس ان حالات میں جب کوئی مرد خدا اُٹھکر ان کی اغلاط کی قلعی کھولتا اور صحیح معتقدات ایمانیہ کے لئے ان کے سامنے نصوص قرآنیہ پیش کرتا ہے تو یہی لوگ اس کی جان کے دشمن بن جاتے ہیں۔ اور اس کے اِس امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کو زہر ہلاہل سمجھ کر اس تحریک حقانی کے دبانے اور مٹانے کے درپے ہو جاتے ہیں۔ اور بالمقابل اپنے عقائد باطلہ کی اشاعت و ترویج میں کوشاں ہو کر ان کی تائید کے لئے کتاب الہیٰ کی ناجائز پناہ بھی ڈھونڈھنا چاہتے ہیں۔ اور اس مقصد برآری میں خواہ انہیں تحریف سے بھی کام لینا پڑے دریغ نہیں کرتے۔ مثال کے طور پر مسئلہ نبوّت کو لیجئے۔ قرآن حکیم سے سب سے اعلیٰ اور برتر نعمت قرار دیتا ہے اور اُمّت مُسلمہ کو خیر اُمّتہ کا خطاب دیتے ہوئے انہیں ہمیشہ کے لئے اس نعمت سے مستفیض ہونے کا وعدہ دیتا ہے۔ وعد اللہ الذین اٰمنوا منکم وعملوا الصّٰلحٰت لیستخلفنّھم فی الارض (نور) اور اس اعلیٰ انعام ربّانی پانے والوں کے زمرہ میں شامل ہونے کے لئے اھدنا الصّراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم کی بے نظیر اور دلکش دُعا سکھائی جاتی ہے۔ اور صریح منصوص طور پر اجرا نبوّت کے اعتقاد کو پیش فرماتے ہوئے آیندہ بنی نوع انسان کے لئے بھی رسولوں کے مبعوث ہونے کی یوں بشارت دی جاتی ہے :-

یٰبنی اٰدم اما یأتینکم رسل منکم یقصون علیکم اٰیاتی فمن اتقیٰ و اصلح	اے بنی آدم اگر کبھی تمہارے پاس تمہیں میں سے رسول آئیں جو میری آیات تم پر پیش کرتے ہوں تو جو کوئی (ان کے ذریعہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فلا خوف علیھم ولا ھم یحزنون (اعراف)

تقویٰ اختیار کریگا اور اصلاح تو انپر نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ غم

باوجود اس تبشیر کے پھر اس مکیدہ کفار سے بھی مومنین کو ڈرایا جاتا ہے جو انقطاع نبوت کے گمراہ کن عقیدہ کو ان میں اس لئے پھیلانا چاہتے ہیں تاکہ انہیں آسمانی مائدہ سے محروم رکھ سکیں :-

مایود الذین کفروا من اھل الکتاب والمشرکین ان ینزل علیکم من خیر من ربکم واللہ یختص برحمتہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم (بقرہ)

کفار اہل کتاب اور مشرکین نہیں چاہتے کہ تم پر اللہ کی نعمت نازل ہو۔ سنو! اللہ کا فیض عام ہے جسے چاہتا ہے اپنی رحمت سے مخصوص کرلیتا ہے کیونکہ اللہ بڑے فضل والا ہے۔

اور پھر ایک موقع پر تصریح کی جاتی ہے کہ انقطاع نبوت کا عقیدہ ایک گمراہ کن عقیدہ ہے جو عرصہ دراز سے مغضوب اقوام کا خود تراشیدہ عقیدہ ہے چنانچہ سورہ مومن میں ہے :-

ولقد جاءکم یوسف من قبل بالبینات فما زلتم فی شک مما جاءکم بہ حتی اذا ھلک قلتم لن یبعث اللہ من بعدہ رسولا کذلک یضل اللہ من ھو مسرف مرتاب الذین یجادلون فی آیات اللہ بغیر سلطان اتاھم کبر مقتا عند اللہ وعند الذین آمنوا کذلک یطبع اللہ علی کل قلب متکبر جبار (المؤمن)

تمہارے پاس یوسفؑ بھی پہلے دلائل لیکر آیا مگر تم اسکی پیشکردہ تعلیم کے بارہ میں ہمیشہ شک میں ہی رہے یہانتک کہ جب وہ فوت ہوگیا تو تم نے کہا اللہ اسکے بعد اب کوئی رسول نہیں بھیجیگا ایسا ہی اللہ تعالیٰ اسے گمراہ کرتا ہے جو حد سے گذرنیوالا اور شک میں پڑنے والا ہوتا ہے۔ یہ وہ لوگ ہوتے ہیں جو بغیر دلیل کے نشانات الٰہیہ کے بارہ میں جھگڑتے ہیں۔ اللہ اور مومنوں کے نزدیک یہ بڑی بیزاری کی بات ہے اسیطرح اللہ تعالیٰ ہر متکبر سرکش کے دل پر مُہر لگاتا ہے۔

اسمیں تصریح ہے کہ یہ عقیدہ ایک ایسی قوم کا خود تراشیدہ ہے جو قعر ضلالت میں گری ہوئی تھی اور اللہ کی طرف سے مبعوث کیئے ہوئے رسول کے مقابلہ میں تمرد و سرکشی کا شیوہ رکھتی تھی۔ اس آیت میں بطور پیشگوئی یہ بھی بتایا کہ کسی آئندہ زمانہ میں بھی یہی عقیدہ ان لوگوں میں اشاعت پائیگا جو حدود الٰہیہ سے تجاوز کرنے اور ایمان و یقین پیدا کرنے والی کتاب (قرآن حکیم) کے معیار چھوڑنے کے باعث ضلالت کے گڑھے میں گر جائینگے۔ کذلک یضل اللہ من ھو مسرف مرتاب میں اسی طرف اشارہ ہے۔ آج ہم دیکھتے ہیں کہ ٹھیک اس پیشگوئی کے مطابق مدعیان اسلام میں سے ایک جماعت گندم نما جو فروش ایسی پیدا ہوگئی ہے جو باوجود دعوئی اسلام کے ان نصوص بینہ کو پس پشت ڈالتے ہوئے عبادان طاغوت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے نقش قدم پر چل رہے ہیں۔ اور اسی پرانے باطل عقیدہ کو مبناء ایمان قرار دیئے ہوئے ہیں۔ نبذ فریق من الذین اوتوا الکتاب کتاب اللہ وراء ظھورھم کانّھم لا یعلمون۔ اور پھر تعجب یہ کہ اس غلط عقیدہ کی تائید کے لئے بعض آیات قرآنیہ کو نشانۂ استدلال بھی بناتے ہیں۔ جن میں سے ایک یہ آیت ہے :-

الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینًا (المائدہ)

آج مَیں نے تمہارے لئے تمہارا دین -- کامل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے لئے دین اسلام کو پسند کیا ٭

اس آیت سے انقطاع نبوّت کا مفہوم یوں لیا جاتا ہے کہ جب دین کامل ہو گیا اور نعمت پوری کر دی گئی تو اب کوئی نقص باقی نہیں رہا جسکی تکمیل کے لئے کسی نبی یا رسول کی بعثت کی ضرورت پڑے۔ یہ ایک مغالطہ ہے جو اپنی غلطی چھپانے کے لئے پیش کیا جاتا ہے اور یہ دراصل ان لوگوں کی ذہنیت ہے جو انعامات الٰہیہ سے محروم رہنا چاہتے ہیں ورنہ مبدءِ فیاض تو کسی نعمت کا دروازہ بند کرنا نہیں چاہتا۔ پس آیت کے صحیح مفہوم کے لئے ہمیں حسب ذیل امور کی تنقیح قرآن حکیم کی روشنی میں کرنی چاہیئے

(الف) کیا تکمیل دین اس بات کی مقتضی ہے کہ آیندہ وحی بند ہو جائے ؟

(ب) کیا اتمام نعمت کے معنی فرقان حمید کی اصطلاح میں ایسے ہیں جو انسداد نبوّت کو مستلزم ہے ؟

(ج) آیت زیر بحث کا سیاق و سباق کس مفہوم کا متقاضی ہے ؟

(امر اوّل) تکمیل دین سے یہ مفہوم لینا کہ آیندہ وحی کا سلسلہ بند ہو گیا بوجوہ ذیل باطل ہے :-

عـ۱ یہ آیت بالاتفاق ۱۰ھ میں حجۃ الوداع کے موقعہ پر عرفہ کے دن اُتری۔ اور اسوقت انسداد وحی تو بجائے خود ابھی تک وحی قرآنی کی بھی تکمیل نہیں ہوئی تھی۔ چنانچہ اسکے بعد بھی قرآن اُترتا رہا یہانتک کہ آیت واتقوا یومًا ترجعون فیہ الی اللہ الآیۃ سب سے آخری آیت ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے ۹ دن پہلے اُتری (در منثور)

عـ۲ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رحلت سے ہفتہ قبل اگرچہ وحی قرآنی کی تکمیل ہو چکی تھی لیکن بایں مطلق وحی کا انسداد نہیں ہوا۔ بلکہ اسکے بعد بھی وحی (غیر متلو) اُترتی رہی۔ یہانتک کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آخرین لمحات حیات میں بھی حضرت جبرئیل علیہ السلام وحی لیکر حاضر ہوئے۔ (دیکھو مشکوٰۃ کتاب الفتن باب وفاۃ النبی صلعم)

---

[1] اگرچہ احکام شریعت کی تکمیل ہو چکی تھی اسکے بعد پھر کوئی اور حکم حلت و حرمت اور امر و نہی کا نازل نہیں ہوا تھا۔ منہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۳۔ قرآن حکیم بتاتا ہے کہ اسرائیلی شریعت کی تکمیل بھی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں نزول تورات کے ذریعہ کر دی گئی تھی۔ ثم اٰتینا موسی الکتاب تماما علی الذی احسن و تفصیلا لکل شیء (انعام ۱۵۵) مگر باوجود تکمیل شریعت کے پھر بھی انبیاء مبعوث ہوتے رہے۔ ولقد اٰتینا موسی الکتاب و قفینا من بعدہ بالرسل (بقرہ ۸۷) اس سے معلوم ہوا کہ تکمیل شریعت بعثت انبیاءؑ کے مخالف نہیں ہاں ان کی بعثت کی غرض یہ ہوتی ہے کہ جو لوگ تعلیم کتاب الٰہی سے دور جا پڑے ہوں اور جن کے دلوں میں شکوک و شبہات اور دہریت و بے ایمانی کے اثرات سرایت کر گئے ہوں ان کو روحانی برکات اور تازہ نشانات الٰہیہ سے زندہ ایمان بخشیں۔ اعلموا ان اللہ یحی الارض بعد موتھا قد بینا لکم الاٰیات لعلکم تعقلون ٭

۴۔ تکمیل دین تو اس امر کو مستلزم ہے کہ اب دین کی غرض و غایت بوجہ اتم و اکمل حاصل ہو نہ یہ کہ اس کا مقصد ہی فوت ہو اور اسکے حصول کا دروازہ ہی بند ہو جائے۔ اور ظاہر ہے کہ پیروی دین کا مقصد یہ ہے کہ انسان خدا کی معرفت حاصل کرے اور اس کی محبت میں سرشار ہو کر اس سے ملے اور یہی اسکی فطری تڑپ ہے۔ یا ایھا الانسان انک کادح الی ربک کدحا فملاقیہ۔ پس تکمیل دین تو اس فطری خواہش کو مٹاتی نہیں بلکہ اسکو پورا کرتی ہے۔ اور ان تمام راہوں اور ذرائع کو واضح کر دیتی ہے جن سے انسان خدا تک پہنچ سکے اور اسکی بارگاہ میں درجہ لقاء اور شرف مکالمہ (نبوّت) پا سکے۔ اسواسطے قرآن حکیم میں باوجود تکمیل دین کے آئندہ خلفاء کے مبعوث ہونیکا وعدہ دیا گیا اور مجددین ملّت کا منتظر بنایا گیا ہے جن کے ذریعہ دین اسلام استحکام پکڑیگا۔ وعد اللہ الذین اٰمنوا منکم و عملوا الصّٰلحٰت لیستخلفنّھم فی الارض ٭

۵۔ اکمال دین کی تفسیر قرآن حکیم میں یوں آئی ہے:۔

الم تر کیف ضرب اللہ مثلا کلمۃ طیبۃ کشجرۃ طیبۃ اصلھا ثابت و فرعھا فی السماء تؤتی اکلھا کل حین باذن ربھا و یضرب اللہ الامثال للناس لعلھم یتذکرون۔ (ابراہیم ۲۴)

کیا تو نے غور نہیں کی کہ اللہ تعالیٰ نے (کامل دین کی) مثال کیونکر بیان کی وہ ایک پاکیزہ درخت کی مانند ہے جسکی جڑ ثابت ہو اور شاخیں اسکی آسمان میں ہوں اور وہ ہر ایک وقت اپنا پھل اپنے پروردگار کے حکم سے دیتا ہو۔ مثالیں اللہ تعالیٰ لوگوں کیلئے بیان فرماتا ہے تا لوگ اس سے نصیحت پکڑیں ٭

اس میں کامل دین کی تشبیہ ایسے درخت سے دی ہے جو ہر زمانہ میں ہمیشہ کے لئے پھل دیتا رہے پس کامل دین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وہ آسمانی درخت ہی جسکے ثمرات لقاء الٰہی۔ برکات سماوی۔ مکالمات الٰہیہ وغیرہ ہیں جنکو دوسری جگہ نزلاً من غفور رحیم (السجدہ) یعنی الٰہی مہمانی کہا گیا ہے۔ پس ایسے لوگوں کا وجود جو آسمانی مائدہ سے بہرہ ور ہوں اسلام کے کامل دین ہونے پر شہادت ہے۔ نہ کہ ان کا فقدان +

ع۶۔ سورۂ حجر میں قرآن حکیم کی حفاظت کا وعدہ بایں الفاظ دیا گیا ہے۔ انا نحن نزلنا الذکر و انا له لحافظون۔ اور سورۂ قیامۃ میں اس وعدۂ حفاظت کی تفصیل کی گئی ہے۔ اور بتایا ہے کہ اس کی حفاظت کی تین صورتیں حسب ذیل ہونگی:-

ان علینا جمعه وقرآنه فاذا جمعناہ فاتبع قرآنه ثم ان علینا بیانه۔ پہلی۱ صورت قرآن کا جمع کرنا۔ دوم۲ اس کا پڑھنا۔ سوم۳ اس کی تفسیر و تشریح اور اسکے حقائق و معارف کا بیان کرنا۔ یہ تین وعدے ہیں جو بذریعہ وحی انجام پذیر ہونگے۔ پہلا۱ وعدہ قرآن کا پڑھنا۔ یہ تو وحی کے ذریعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچتا ہے۔ اور دوسرا۲ وعدہ قرآن کا جمع کرنا یعنی اسے ترتیب میں لانا۔ یہ بھی بذریعہ وحی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ساتھ ساتھ ہوتا گیا۔ یہ دو صورتیں قرآن مجید کی ظاہری حفاظت کی ہیں۔ اور تیسری۳ صورت اسکی باطنی حفاظت کی ہے کہ اسکے مطالب و معانی کی تفسیر و تشریح بھی بذریعہ وحی ہوتی رہیگی۔ اور چونکہ معارف قرآن محدود نہیں جو کسی زمانہ میں منقطع ہوں۔ اسلئے ان کے بیان کے لئے بھی آئندہ نزول وحی رہیگا یعنی جب کبھی اسکے معانی و مقاصد میں آرائے بشریہ کے اختلافات پیدا ہونگے۔ اور اہوائے نفسانیہ تحریف میں کوشاں ہونگی۔ تب خدا کی طرف سے آسمانی امام حکم و عدل مبعوث ہوگا۔ جو روح القدس کی تائید سے ان تمام غلطیوں کو نکالیگا اور انکے اختلافات کا فیصلہ وحی کے ذریعہ کریگا اور صحیح تفسیر قرآن پیش فرمائیگا۔ ثم کا لفظ جو تراخی کے لئے موضوع ہے اسی پیشگوئی کی طرف مشعر ہے[1] +

ع۷۔ الیوم اکملت لکم دینکم کے ایک معنی یہ بھی ہیں کہ تمہاری مذہبی آزادی میں جسقدر رکاوٹیں تھیں وہ سب دور کرکے آج تمہیں فریضۂ حج (جو ایمانی جذبات کا اعلیٰ مظاہرہ اور عاشقانہ رنگ کی احسن عبادت ہے) کی ادائیگی کا موقعہ دیکر تمہیں سفر روحانیت کی آخرین منزل اور سلوک تشریع کے انتہائی مقام پر پہنچا کر تمہارے دین و ایمان[2] کو کامل و مکمل کردیا۔ اور یہی حضور سرور عالم ختم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے فرائض

---

[1] حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی بھی ہماری تائید میں ہیں چنانچہ ازالۃ الخفاء میں تحریر فرماتے ہیں "فرود آورد لن ثم ان علینا بیانه بمعنی کہ بغیر تراخی معتد بہ واقع شدہ باشد بجوے دارد" اور ثم ان علینا بیانه کا معنی یوں ارقام فرماتے ہیں "باز بر ماست توضیح قرآن در ہر عصرے" البتہ شاہ صاحب موصوف اس پیشگوئی کو اسوقت پر چسپاں کرتے ہیں جبکہ تفسیر قرآن کی تدوین کا کام خلافت راشدہ کے دور ختم ہونیکے بعد عہد بنی امیہ میں شروع ہو چکا تھا چنانچہ فرماتے ہیں "اول اشتغال بتفسیر از ابن عباسؓ واقع شد بعد انقضاء ایام خلافت" مگر ہمارے ہاں اس کا مصداق وہ آخری زمانہ ہے جسکی خبر قرآن حکیم میں یوں دیگئی وآخرین منهم لما یلحقوا بهم۔ اور آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ ایمان ثریا تک جا پہنچیگا اور قرآن اٹھ جائیگا اور الفاظ قرآن خطِ رسمی رہ جائینگے اور صحیح تفسیر قرآن مٹ جائیگی اسوقت کے لئے اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے ثم ان علینا بیانه بذریعہ بعثت مسیح موعود علیہ السلام کے معارف وحقائق قرآن کا دوبارہ نزول ہوگا۔ وکان وعد اللہ مفعولاً۔ منہ

[2] یہی تفسیر سلف سے بھی مروی ہے عن ابن عباس قال اخبر اللہ نبیه والمؤمنین انه قد اکمل لهم الایمان۔ وعن قتادۃ اخلص اللہ لهم دینهم ونفی المشرکین عن البیت (ابن جریر) منہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نبوّت کی سرانجامی کی آخرین منزل اور آپؐ کی بعثت کی انتہائی علّت غائی تھی۔ آپؐ نے جس طرح تمام احکام الٰہی اپنے قول و عمل کے ذریعہ سے صحابہؓ تک پہنچا دیئے اسی طرح تکمیل شریعت کے ساتھ تزکیۂ نفوس کا بھی عظیم الشان کام درجۂ کمال پر پہنچا جس کی شہادت ایک لاکھ چوبیس ہزار قدوسیوں کے مجمع سے (جو اہل بصیرت کی نگاہوں میں ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبروں کا منظر یاد دلاتا ہے) لیکر فرمایا "اللّٰھم اشھد" (اے خدا تو گواہ رہنا)

تکمیل دین کے بعد غلبۂ ادیان کا فرض

۸ اگرچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں تاسیس دین کی تکمیل ہو چکی۔ اور تعمیل دین کے متعلق بھی جس قدر رکاوٹیں تھیں، وہ سب دُور ہو کر ہر پہلو سے دین مکمّل ہو گیا۔ اسوقت آپ اپنے فرائض نبوّت میں سے ایک حد تک تو فارغ ہو چکے۔ لیکن اس کے بعد آپؐ کا ایک اور فرض ابھی باقی تھا جس کا ذکر قرآن حکیم یوں فرماتا ہے:۔

ھوالذی ارسل رسولہ بالھدیٰ و دین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ (الصف ع۹)	اسی خدا نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا تاکہ اسے سب دینوں پر غالب کر دے ÷

اس میں آپؐ کا یہ منصب بتایا گیا ہے کہ آپؐ کے ذریعہ دین اسلام کو تمام ادیان عالم پر غلبۂ اقتدار اور فتح و ظفر دیا جائیگا اسکے لئے ضرورت تھی کہ پہلے مذہب اسلام کی تمام دنیا میں اشاعت کی جاتی۔ اور خطۂ عالم کے ہر ایک گوشہ میں کلمۂ اسلام کی گونج اُٹھتی۔ اور دنیا کے تمام مذاہب اسکے مقابلہ میں نبرد آزما ہوتے تب اس میدان جنگ میں فتح و شکست کا فیصلہ ہوتا۔ مگر اسکے لئے حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر طبعی مکتفی نہیں تھی۔ اور حکمت الٰہیہ اس کام کو ایک دوسرے رنگ میں پورا کرنا چاہتی تھی۔ وہ یوں کہ یہ کام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک ایسے روحانی فرزند سے سرانجام پائے جو آپؐ کی روحانیت کے مظہر اتم اور بروز اکمل ہونے کے باعث حضور صلعم کے آئینۂ وجود کا انعکاس ہو۔ پس اسکی بعثت گویا حضور صلعم ہی کی بعثت ہوگی۔ چنانچہ اسکی خبر قرآن حکیم میں بھی دیگئی واٰخرین منھم لما یلحقوا بھم۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے مہدی کا لقب عطا فرما کر اسکی بعثت کی بشارت دی اور اسے اسمہ اسمی فرما کر اپنا وجود قرار دیا۔ اور اس کے زمانہ کے متعلق خبر دی کہ:۔

"اسلام پر ایک ایسا زمانہ آئیگا جبکہ زمین کے چپہ چپہ پر کلمۂ اسلام کی منادی ہوگی اور کوئی گھر ایسا نہ ہوگا جو اسلام کی صدا سے غافل رہا ہو" (مشکوٰۃ بحوالہ مسند احمدؒ)

اور حضرت مسیحؑ بھی اس کی یوں بشارت دے گئے ہیں:۔

"اور بادشاہت کی خوشخبری کی منادی تمام دنیا میں ہوگی تاکہ سب قوموں کے لئے گواہی ہو اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس وقت خاتمہ ہوگا۔" (متی ۲۴: ۱۴)

اور حضرات مفسرین مانتے ہیں کہ لیظھرہ علی الدین کلہ کی پیشگوئی کے پورا ہونے کا یہی وقت ہوگا

روی عن ابی ھریرۃ رضؓ انہ قال ھذا وعد من اللہ بانہ تعالیٰ یجعل الاسلام عالیاً علی جمیع الادیان و تمام ھذا انما یحصل عند خروج عیسیٰ و قال السدی ذٰلک عند خروج المھدی (تفسیر کبیر جلد ۴ صفحہ ۳۸۴ لفخر الدین رازی)

حضرت ابو ہریرہ رضؓ سے مروی ہے کہ اس آیت لیظھرہ علی الدین کلہ میں اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ وہ اسلام کو تمام مذاہب پر غالب کردیگا اور اسکی تکمیل حضرت عیسیٰؑ کی بعثت کے وقت ہوگی اور سدی نے کہا کہ یہ تکمیل مہدی کے وقت ہوگی ۔

کیا اتمام نعمت انسداد نبوّت کو مستلزم ہے؟

(۲) دوسرا امر تنقیح یہ ہے کہ کیا اتمام نعمت کے معنی قرآن حکیم میں کہیں ایسے ہیں جو انسداد نبوّت کو مستلزم ہوں؟ ۔ جب ہم قرآن مجید کا مطالعہ کرتے ہیں تو ہمیں اس میں کہیں بھی ایسا نظر نہیں آتا جہاں اتمام نعمت کے لفظ سے انقطاع وحی کا مفہوم نکلتا ہو۔ حالانکہ متعدد جگہ اتمام نعمت کا ذکر آیا ہے لیکن وہاں فیض نعمت کو بند نہیں بلکہ جاری بتایا ہے ۔ چنانچہ (الف) سورۂ یوسف میں ہے ۔ و یتم نعمتہ علیک و علےٰ اٰل یعقوب کما اتمھا علیٰ ابویک من قبل ابراھیم و اسحٰق ان ربک حکیم علیم ۔ اسمیں تصریح ہے کہ حضرت ابراہیم و اسحٰق علیہما السلام پر اتمام نعمت ہُوا مگر بایں ہمہ حضرت یوسفؑ اور آل یعقوبؑ پر بھی اس نعمت کا اتمام ہوتا ہے ۔

(ب) قرآن حکیم بتلاتا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں اسرائیلی قوم پر بذریعہ تورات اتمام نعمت ہُوا ثم اٰتینا موسی الکتاب تماماً علی الذین احسن و تفصیلاً لکل شیءٍ (انعام ع ـــ) اس کا ترجمہ مولوی نذیر احمد صاحب دہلوی کی زبان سے سُنیئے ۔ "پھر ہم نے موسیٰ کو کتاب تورات عطا فرمائی جس سے نیکوکاروں پر ہماری نعمت پوری ہوئی اور اسمیں کل باتوں کے تفصیلی احکام موجود ہیں" پس باوجودیکہ عہد کلیم میں اتمام نعمت ہوتا ہے مگر یہ سلسلہ وہیں تک ختم نہیں ہو جاتا بلکہ اسکے بعد بھی حضرت مسیحؑ کے زمانہ تک برابر جاری رہتا ہے ۔ اور چونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مثیل موسیٰؑ ہیں اس لئے لازم تھا کہ حضرت کلیمؑ کے حالات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی چسپاں ہوتے ۔ پس جس طرح حضرت موسیٰؑ کے زمانہ میں تکمیل شریعت

۵؎ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اسکو خاتم الخلفاء فرمایا ہے (مشکوٰۃ بحوالہ مستدرک حاکم)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور اتمام نعمت ہُوا۔ اسی طرح حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں بھی تکمیل شریعت اور اتمام ہُوا۔ البتہ فرق یہ ہے کہ موسیٰ کے زمانہ میں اسرائیلی شریعت کی تکمیل ہوئی۔ اور ختم المرسلین صلعم کے عہد میں عالمگیر شریعت کی۔ اور یہ فرق ہر دو انبیاءؑ کے منصب نبوّت کے تفاوت کے باعث ہے۔ تلك الرسل فضلنا بعضهم علےٰ بعض پس اتمام نعمت جس طرح عہد موسوی میں اس امر کے مخالف نہیں کہ آیندہ خلفاء انکی شریعت کے ماتحت آئیں اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد کا اتمام بھی آئندہ خلفاء کے مبعوث ہونے کے منافی نہیں۔ اور جس طرح حضرت موسیٰؑ کے بعد بارہ ۱۲ خلفاء مبعوث ہوئے۔ وبعثنا منهم اثنى عشر نقيبا (مائدہ ع۱۲) بعینہٖ اسی طور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی بارہ خلفاء کے مبعوث ہونے کی بشارت دی (مسند احمد و مستدرک حاکم) اور جس طرح ٹھیک چودھویں صدی موسوی میں مسیح ناصری علیہ السلام مبعوث ہوئے۔ اسی طرح چودھویں صدی اسلامی کے سرے پر مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت ہوئی۔ فالحمد للہ الذی صدق وعدہ وھزم الاحزاب وحدہ۔

(ج) سورۃ لقمان میں آیا ہے۔ واسبغ عليكم نعمه ظاهرة وباطنة (ع۲) ترجمہ اللہ نے تم پر ظاہری اور باطنی نعمتیں پوری کیں۔ یہ آیت مکّی سورۃ کی ہے۔ اور بتاتی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مکّی زندگی میں اتمام نعمت ہو چکا لیکن اس اتمام نعمت نے آیندہ نہ تو وحی تشریعی کو روکا اور نہ غیر تشریعی کو۔ بلکہ جس زمانہ میں تفصیل و تکمیل شریعت ہوئی وہ اسکے بعد مدنی دور تھا۔

(د) جب ہم قرآن مجید میں ذرا اور گہری نظر ڈالتے ہیں تو یہ بشارت اتممت عليكم نعمتى کی ایک اور راز کا پتہ دیتی ہے اس میں در اصل اتمام نعمت کے ان وعدوں کے ایفاء کی خبر ہے جن کا ذکر دوسرے مقامات میں متعدد جگہ آیا ہے۔ سب سے پہلے مکّی سورۃ میں اس کا ذکر ہے۔ چنانچہ سورۃ نحل میں ظاہری نعمتوں کے ذکر سے روحانی نعمتوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے مومنوں کو اتمام نعمت کا وعدہ دیا جاتا ہے۔ كذلك يتم نعمته عليكم لعلكم تسلمون (النحل ع۸۳) اور سورۃ بقرہ میں جہاں تحویل قبلہ کا حکم دیا جاتا ہے وہاں ساتھ ہی مومنوں کو اتمام نعمت کے وعدہ کی بھی یاد تازہ کرائی جاتی ہے۔ ولاتم نعمتى عليكم ولعلكم تهتدون (البقرہ ع۱۵۰) اور پھر تیسری جگہ سورۃ مائدہ میں جہاں وضو اور تیمم کے احکام ارشاد ہوتے ہیں ان کے ذکر کے بعد ان احکام کی علّت غائی مومنوں کا تزکیہ اور تطہیر بتاتے ہوئے انہیں تیسری دفعہ اتمام نعمت کے وعدہ کی یاد دہانی کرائی جاتی ہے۔ ولكن يريد ليطهركم وليتم نعمته عليكم لعلكم تشكرون (المائدہ ع۷) اب ان تین موقعوں کے سیاق و سباق پر غور کیجئے۔ اگر اتمام نعمت سے مراد نعمت نبوّت کی بندش ہے تو ان مواقع سے کیا تعلّق اور اسکے لئے آئندہ وعدہ دینے سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کیا غرض ؟ اور اسے بار بار دُہرانے سے کیا فائدہ ؟ اگر اتمام نعمت کے وقت روحانی نعمت کی بندش ہونی تھی تو پھر ظاہری نعمتوں کی بھی بندش کیوں نہ ہوئی۔ اگر ظاہری نعمتیں جاری اور روحانی نعمت بند تو اس وقت کذٰلک یتم نعمتہ علیکم کی تمثیل کیونکر صحیح ہو گی ؟ پس یہ غلطی قرآن مجید میں تدبّر نہ کرنے کے باعث پیدا ہوئی حقیقت یہ ہے۔ کہ اتمام نعمت سے مراد بندش نعمت نہیں بلکہ اس نعمت کی پوری بہرہ وری کی بشارت ہے۔ اور ان تین مذکورہ مقامات میں اس نعمت کے حصول کے شرائط و ضوابط کا بیان ہے۔ چنانچہ سورۂ نحل میں اتمام نعمت کے وعدہ سے پہلے ظاہری سایوں ظلال اور لباسوں سرابیل کا ذکر ہے۔ ان ظاہری نعمتوں کے ذکر کے بعد کذٰلک کی تمثیل کے ساتھ روحانی ظل اور لباس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اتمام نعمت کا وعدہ دیکر بتایا کہ اس نعمت کا استفاضہ اب براہِ راست اور مستقل طور پر نہ ہوگا۔ بلکہ ظلّی[1] اور طفیلی طور پر ہوگا۔ اور سورۂ مائدہ میں اس نعمت کے حصول کی شرط تزکیہ و تطہیر بتائی گئی ہے اور سورۂ بقرہ میں مرکزی قبلہ کی طرف ظاہری توجہ کے ضمن میں گویا روحانی توجہ اور فنائیت تامہ کی طرف اشارہ ہے جس کا ذکر دوسری جگہ ان لفظوں میں ہوا۔ انی وجہت وجہی للذی فطر السمٰوات والارض حنیفا وما انا من المشرکین۔ (انعام) قل ان صلوٰتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العٰلمین لا شریک لہ وبذٰلک امرت وانا اول المسلمین۔ (انعام) بلیٰ من اسلم وجہہ للہ وھو محسن فلہ اجرہ عند ربّہ ولا خوف علیھم ولا ھم یحزنون (بقرہ) پس دراصل ان تینوں شرائط کے اجتماع سے اتمام نعمت کے وعدہ کی ایفاء وابستہ ہے ✦

---

[1] یہی وہ ظلّیت کا مسئلہ ہے جو ظاہر بینوں کی نگاہ میں مورد اعتراض ہے۔ ع سخن شناس نۂ دلبرا خطا اینجا است۔ حالانکہ اہل عرفان کے ہاں مسلّم ہے۔ الولایۃ ظل النبوۃ۔ مولانا رومی رح بھی قرآن سے یہی سمجھ رہے ہیں۔ ع کیف مد الظل نقش اولیا است۔ کوتاہ نظر تو فقط ایک ہی ظل پر معترض ہیں۔ حالانکہ قرآن حکیم تو متقین کو نہ صرف ایک ظل بلکہ بہت سے ظلال کی بشارت دیتا ہے۔ ان المتقین فی ظلال وعیون (المرسلات) ظاہر پرستوں کے ہاں تو ظل کا مفہوم جسمانی اشیاء کے سایہ کے سوا اور کچھ نہیں۔ مگر قرآن حکیم کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ظل کی حقیقت فقط یہی نہیں بلکہ اس سے کہیں وسیع اور عام ہے۔ کائنات ارضی و سماوی کا ہر ایک فرد اور عالم تکوین و روحانیت کا ہر ایک نوع اپنے اصلی وجود کے علاوہ ایک ظلّی وجود بھی رکھتا ہے جسے حقیقت تمثالیہ کہا جاتا ہے۔ ملاحظہ ہوں آیات ذیل:۔ ۱ واللہ جعل لکم مما خلق ظلالا (النحل) ۲ وللہ یسجد من فی السمٰوات والارض طوعا وکرھا وظلالھم بالغدو والاٰصال (الرعد ۱۵) ۳ مثل الجنۃ التی وعد المتقون تجری من تحتھا الانھار اکلھا دائم وظلھا (الرعد ۳۵) ۴ ودانیۃ علیھم ظلالھا (الدہر) ۵ لھم من فوقھم ظلل من النار ومن تحتھم ظلل (الزمر) ۶ واصحاب الشمال فی سموم وحمیم وظل من یحموم (الواقعہ) ان آیات سے حسب ذیل سایوں کا ثبوت ملتا ہے۔ آیت ۱ میں تمام مخلوقات کے سایوں کا ذکر ہے اور آیت ۲ میں آسمانی اور زمینی ہستیوں کے سایوں کا ثبوت ہے۔ من فی السمٰوات میں ملائکہ بلکہ تمام روحانیات اور ارواح انبیاء اور اولیاء اور شہداء بھی داخل ہیں یقیناً ان سب کے اظلال کا وجود ثابت ہوا۔ اور آیت ۳ و ۴ میں بہشت کے اور ۵ و ۶ میں دوزخ کے سایوں کا ذکر ہے۔ باوجودیکہ یہ سب روحانیات ہیں ان اظلال کا ذکر قرآن مجید میں ہے۔ انکے علاوہ احادیث میں ظل اللہ اور ظل العرش تک ذکر پایا جاتا ہے پس ان نصوص کی موجودگی میں ظل النبوۃ پر اعتراض کرنا کونسی عقلمندی ہے۔ ع ہائے یہ کیا ہو گیا عقلوں پہ پتھر پڑ گئے۔ منہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(۳) تیسرا امر تنقیح یہ ہے کہ آیت زیر بحث کا سیاق و سباق کس مفہوم کا متقاضی ہے؟ لہٰذا سیاق مضمون کی خاطر آپ سورۂ مائدہ کو اوّل سے تلاوت کیجئے۔ ابتداء سورۃ میں مومنوں کو عہد الٰہیہ کے ایفاء کا حکم ہے۔ اسکے بعد چند اُن تشریعی احکام کی تفصیل و تشریح ہے۔ جن میں نفوس طاغوتیہ نے اپنی آرائے فاسدہ سے ملت حنیف کی تحریف کر کے خلاف منشائے الٰہی بگاڑ پیدا کر رکھا تھا ان کی تفصیل و توضیح فرما کر اصول احکام شرعیہ کو ہر ایک قسم کی طاغوتی دخل اندازی سے پاک و صاف کر کے آخر میں بتایا گیا کہ تمہارے دین کے احکام مفصل اور مکمّل ہونے کے باعث آیندہ کفار کو تحریف کرنے اور دخل دینے سے مایوسی ہے۔ کیونکہ کسی دست اندازی کا اسوقت امکان ہے جب اسمیں کوئی نقص ہو۔ فرمایا الیوم یئس الذین کفروا من دینکم فلا تخشوھم واخشونی۔ اسکے بعد مومنوں کو تکمیل دین کی بشارت دیگئی۔ الیوم اکملت لکم دینکم۔ اب اس بشارت کے ضمن میں ممکن ہے کسی کو مایوسی پیدا ہو اور اس شبہ کا خلجان ہو کہ جب دین مکمّل ہو گیا تو لامحالہ تکمیل دین کے لئے مبعوث ہونیوالے انبیاء کی آمد بھی ختم ہو گئی۔ اور ان کے اختتام کے ساتھ ہی مکالمہ الٰہیہ کا شرف اور نبوت الٰہیہ کی نعمت جو تمام نعمتوں سے اعلیٰ اور افضل ہے اب اُمّت کے حق میں ہمیشہ کے لئے بند ہو گئی جیسا کہ نااہلوں کا خیال ہے مگر افسوس کہ انہیں اس یاس و حرمان کے صدمہ کا احساس نہیں لیکن روحانی احساس رکھنے والوں پر تو یہ صدمہ نہایت ہی شاق ہے۔ اس صدمہ کے دفعیہ اور قلبی تسکین کے لئے اللہ تعالیٰ نے آگے یہ بشارت دی۔ واتممت علیکم نعمتی۔ یعنی اُمّت مومنہ کو گھبرانے کی ضرورت نہیں کیونکہ ہم نے نبوت الٰہیہ کی نعمت انپر پوری کر دی ہے اور مکالمہ الٰہیہ کے دروازے انپر ہمیشہ کھلے رکھے ہیں۔ یہ شرف صرف پسندیدہ دین اسلام ہی سے مخصوص ہے۔ ورضیت لکم الاسلام دینا یہودیت اور نصرانیت اور دوسرے مذاہب اس میں ناکام ہو چکے۔ سورۂ بقرہ میں بنی اسرائیل کو اس نعمت کی یاد دہانی کراتے ہوئے فرمایا واذکروا نعمۃ اللہ علیکم اذ جعل فیکم انبیاء الخ جبتک بنی اسرائیل اس نبوت اور بادشاہت والی نعمت سے متمتع ہوتے رہے فضلتکم علی العالمین کے خطابات پاتے رہے۔ لیکن جب ان سے متواتر نالائقیوں اور بداعمالیوں کے باعث یہ نعمت چھین لی گئی تو پھر دیکھو سلب نعمت کے بعد اس قوم نے کیا کیا خطاب پائے۔ بجائے خیر البریۃ کے شر البریۃ کا تمغہ پایا اور فضلناکم علی العٰلمین کی بجائے ضربت علیہم الذلۃ والمسکنۃ اور ملعونین اینما ثقفوا کا طوق پہنا۔ پھر کیا غیور مسلم اُمّت مسلمہ کو اس نعمت سے محروم قرار دیکر اسکے حق میں معاذ اللہ یہ خطاب گوارا کریگا؟ ہرگز نہیں۔ کیونکہ خداوند قدوس اسے خیر الامم فرماتا ہے اور اسے اپنی خلافت کیلئے دائمی وارث بننے کا یوں وعدہ دیتا ہے۔ وعد اللہ الذین اٰمنوا منکم وعملوا الصّٰلحٰت لیستخلفنّھم فی الارض۔

ہم ہوئے خیر امم تجھ سے ہی اے خیر رسل ✣ تیرے بڑھنے سے قدم آگے بڑھایا ہم نے

حررہ خاکسار عبداللطیف عفا اللہ عنہ مدرس عربی ہائی سکول خانپور ریاست بہاولپور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میری قادیان کی زیارت

از فریڈرچ ڈیگنر کیمینز۔ (جرمنی)

سب سے پہلے مَیں یہ ظاہر کرنا چاہتا ہوں کہ مجھے قادیان کی زیارت کا اتفاق کیسے ہُوا۔ ۱۹۲۴ء سے لیکر ۱۹۲۹ء تک مَیں چین کے مشرقی حصہ میں فروکش تھا۔ میرا عزیز ترین چینی دوست ایک مسلمان تھا۔ مَیں تقریباً تین ماہ پیکن کی ایک مسجد میں بھی مقیم رہا۔ ۳۰-۱۹۲۹ء میں قریباً ایک غیر مستعمل راستے سے یورپ کو واپس ہُوا یعنی ایشیائے وسط کے راستے سے جہاں سے مَیں نے بوجہ چینی زبان سے خاصی مہارت رکھنے کے تمام راستہ بالکل تنہا سفر کیا۔ دوران سفر میں مجھے مسلمانوں سے بالمشافہ تعلقات کے کافی مواقع میسر آئے۔ (کیا تقدیر میرے لئے اس طرح قادیان کا راستہ مہیا کر رہی تھی؟) مَیں نے کوہستان ہملیہ (ہمالیہ) کو درّہ قراقرم سے عبور کیا۔ تاکہ ہندوستان کے راستے جرمنی کو جاؤں۔ اس وقت تک مَیں نے اسلام کے متعلق بہت گفتگو کی تھی۔ لیکن قادیان کے متعلق کوئی حرف نہ سُنا تھا۔ یہ لیہ (لداخ) میں آکر مجھے علم ہُوا۔ وہاں ایک آفیسر نے (خان بہادر غلام محمد صاحب جن سے کئی دفعہ دوستانہ تبادلہ خیالات ہوئے) میری توجہ قادیان کی طرف مبذول کرائی۔ مجھے معلوم ہُوا کہ قادیان لاہور سے کوئی دُور نہیں اور یہ کہ وہاں ریل کے ذریعہ آسانی سے پہنچا جاسکتا ہے اس بات نے مجھے آمادہ کیا کہ مَیں اپنے سفر میں قادیان کی زیارت کے پروگرام کو بھی شامل کرلوں۔

۲۹ نومبر ۱۹۳۰ء کی دوپہر تھی کہ مَیں قادیان میں وارد ہُوا۔

مَیں نے پیشتر سے ارادہ کیا ہُوا تھا کہ وہاں چند گھنٹے یا زیادہ سے زیادہ ایک دن قیام کرونگا اور پھر بمبئی کی طرف روانہ ہوجاؤنگا۔ لیکن خدا کا منشاء کچھ اور ہی تھا۔ باوجودیکہ میری ظاہرا ہیئت کچھ مؤثر نہ تھی اور جو تھی وہ بھی گذشتہ طویل سفر کی کلفتوں سے بگڑ چکی تھی۔ مجھے گرم جوشی اور تپاک سے خوش آمدید کہا گیا۔ اور سب سے آرام دہ قیام گاہ میں ٹھیرایا گیا۔ تھوڑے دنوں میں مجھے محبت آمیز سلوک سے مجبور کیا گیا کہ کم از کم ایک ہفتہ اور ٹھیروں اس شفقت و اُلفت کا انکار نہ ہوسکتا تھا۔ چنانچہ مَیں نے قبول کرلیا۔ اور اپنے عزائم سے بڑھکر ٹھیرا۔ یعنی مَیں سات دن نہیں ٹھیرا بلکہ اپنے قیام کو سات ہفتوں تک لمبا کرتا گیا۔

اس طریقہ سے مجھے سلسلۂ احمدیہ کے عظیم الشان سالانہ جلسہ کو دیکھنے کا موقعہ بھی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مل گیا۔ یہ جلسہ قادیان کی معمولی مصروف زندگی کا مصروف ترین عرصہ ہے جس کے لئے لوگ دُور دُور سے جوق در جوق آتے ہیں۔ میرا دل یہ نظارہ دیکھ کر تاثرات کی فضا میں گم ہو گیا۔ اور اس تگ و دو سے ۱۸ جنوری سنہ ۱۹۳۱ء تک نہ نکل سکا ٭

مسٹر عبداللہ آر سکاٹ کا مضمون اس سے قبل ریویو آف ریلیجنز کے ۱۱ نومبر سنہ ۱۹۳۱ء کے پرچے میں چھپ چکا ہے۔ مَیں صرف یہی کہنا چاہتا ہوں کہ مَیں اس کے ساتھ ہر لحاظ سے اتفاق کرتا ہوں۔ صرف فرق اتنا ہے کہ انہوں نے اپنے تاثرات مُسلم ہونے کی حیثیت میں لکھے ہیں اور مَیں عیسائی نقطۂ نظر سے دیکھتا ہوں ٭

یقیناً اکثر عیسائی ایسے ہونگے جو اسلام کی تعلیمات پر گہری نظر ڈالنے کے متمنّی ہونگے۔ اس کے حاصل کرنے کے دو طریق ہیں :۔

یا تو اسلام کے متعلق کُتب کا مطالعہ کرتے ہوئے یا اسلام کا مطالعہ لگے ہاتھوں اسلامی ممالک میں کچھ عرصہ گذار لینے سے۔

اسلام پر لکھی ہوئی کتابوں میں سے عموماً ایسی ہیں جن میں اغلاط کا مواد زیادہ ہے۔ اور ویسے بھی عام طور پر مفید نہیں پڑتیں۔ سلسلۂ احمدیہ کے کارہائے نمایاں میں سے یہ بھی ایک برکت ہے کہ وہ اسلام کے خلاف غلط فہمیوں کا ازالہ عمدہ اور مفید کُتب کے ذریعہ کرتے ہیں۔ اِن لوگوں کو جو اسلامی ممالک کے سفر کی استطاعت نہیں رکھتے۔ چاہیئے کہ کم از کم ان کی بعض تازہ تالیفات کا مطالعہ ضرور کریں۔ دوسرا طریق اب تک یہی کھلا رہا ہے کہ ہم کسی ایک اسلامی زبان پر دسترس رکھیں۔ لیکن اکثر لوگ اسلامی زبان پر قادر نہیں ہو سکے۔ یہ مشکل بھی حل ہو گئی ہے۔ جب ایسے کچھ طالبانِ حق قادیان جائینگے اُن کو انگریزی خوان حضرات کی کافی تعداد ملیگی۔ جن میں سے اکثر حصّہ امریکہ و یورپ میں بطور مبلّغ کام کرتا رہا ہے۔ جن کو عیسائی ممالک کے حالات کا کافی ذاتی تجربہ حاصل ہے۔ ہر زائر قادیان وہاں ایک بلکہ غالباً بہت سے ایسے اشخاص پائیگا جن سے وہ اپنی طبیعت کے موافق تبادلۂ خیالات کر سکیگا ٭

ایک رُوحانیت ہے قادیان کی فضا میں۔ ایسی روحانیت جو بیرونی دنیا کے رست خیز میں مفقود ہے۔ مذہبی خیالات ہر بات پر فوقیت رکھتے ہیں۔ یہی وہ مرکز ہے جہاں اس دنیائے دہریت کی کشمکش حیات میں مقابلہ کے لئے رُوحانی طاقت ملتی ہے۔ یہی وہ امن و آشتی کی بستی ہے جہاں جسمانی نہیں بلکہ روحانی فرحت و تازگی بٹتی ہے۔ یہ بات ایک طرح سے اس مقام کے طبعی محل وقوع کی مرہون منت ہے۔ یہاں شاید ہی کوئی موٹر کار ہو۔ ریل بھی دُور ہے۔ دَورِ حاضرہ کی ضروریات بے شک پائی جاتی ہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گمان کی قدر کم کی جاتی ہے۔ قادیان مختلف ممالک کے مہاجرین کا مرکز ہے۔ جس کے یہ معنے ہوئے کہ یہ علوم کے مختلف نظریوں اور فنون کا مرکز بھی ہے۔ ہر کوئی وہ جو حق کا متلاشی اور اس کی ٹوہ لگانے والا ہے اپنی تسلی کے لئے بہت کچھ پائیگا۔ یہ مبالغہ نہ ہوگا اگر میں کہوں کہ وہ جلد ہی اس میں تہ تک پہنچ سکیگا۔ بلکہ وہ علوم و معرفت کے خزانے پر خزانے پاتا جائیگا ۔

قادیان میں مَیں نے ہر قسم کی گفتگو کی اور کئی مختلف کتب کا مطالعہ کیا۔ جن میں سے سلسلہ احمدیہ کے مقدس بانی کی تصنیف "اسلامی اصول کی فلاسفی" پہلی دفعہ میرے ہاتھ آئی اور جس نے میرے دل پر گہرا اثر کیا ہے۔ اس طرح پر مجھے اسلام کے متعلق واقفیت کا کافی موقعہ ملا۔ جس سے مَیں نے کئی غلط فہمیوں کا تدارک کیا۔ جو قرآنِ پاک اور رسولِ اکرم محمد (صلعم) کے متعلق یورپین کتب نے میرے دل میں بٹھادی تھیں۔ اور اس طرح میں اسلام کی سادگی اور صفائی دیکھا گیا۔ اوہ کتنی خوبیاں اسلام میں ہیں! کاش یہ سب یورپ اور امریکہ میں پھیل جائیں۔ تاکہ ان میں کا اکثر حصہ عیسائی ممالک قبول کریں۔ اسلام کی تعلیم اتنی سادہ ہے کہ ایک معمولی سمجھ کا آدمی بھی اس کو بآسانی سمجھ سکتا ہے ۔

عیسائیت جس میں کئی قسم کے عقائد اور مسائل ہیں اسلام سے سبق حاصل کرے! دونو اسلام اور عیسائیت ایک دوسرے کو کافی مدد دے سکتے ہیں۔ اور اس طرح پر پھیلتے ہوئے ارتقائی منازل پر جا سکتے ہیں۔ اور ایک دوسرے کی تعریف کر سکتے ہیں۔ کیوں اپنے مذہب کے علاوہ دوسرے مذاہب کی تصویر کو اُلٹے رُخ دیکھا جائے؟ نہیں ہمیں تو روشن رُخ کو دیکھنا چاہیئے۔ اس طرح عمل کرتے ہوئے ہم اس عقیدے کو تقویت پہنچا سکتے ہیں کہ خدا ایک ہے جو رب العالمین ہے۔ اور رحیم و کریم ہے میرے خیال میں مقدس بانی سلسلہ نے اس قسم کا کوئی الہام بھی خدا سے پایا تھا۔ اور میرا ایمان ہے کہ خدا تعالے کے ایسے الہام جو وہ اپنے بندوں پر نازل کر رہا ہے دوسرے نظریوں کے علاوہ اس بات کی ضرورت رکھتے ہیں۔ کہ مختلف مذاہب کی انتھک کوششیں اور مساعی باہمی مفاہمت اور سمجھوتے کا کوئی ذریعہ نکال سکیں۔ مجھے یہ دیکھ کر بہت خوشی ہوئی کہ قادیان میں دوسرے مذاہب کے متبعین کے ساتھ بہت فراخدلی سے ملاقات کی جاتی ہے ۔

تقدس مآب خلیفۃ المسیح۔ امام جماعت احمدیہ باوجود اپنے مصروف ہونے کے میرے لئے ملاقات کا وقت نکالتے رہے۔ ایک دفعہ آپ نے مجھے کہا کہ یہ ان کے ذاتی اثر کا نتیجہ ہے کہ وہ بے توجہگی کا سلوک جو احمدیوں نے اوّلیں سالوں میں اختیار کیا تھا اب نرم پڑ گیا ہے بلکہ تبدیل ہوگیا ہے۔ اور مَیں یقین رکھتا ہوں کہ یہی وہ برتاؤ ہے جو پُرانے مذہبی مناقشات اور اختلافات کو مٹا ڈالیگا اور اس طرح کی باہمی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مفاہمت اور سمجھوتے کے لئے راستہ کھول دیگا۔ اور یہ وہ نغمۂ امید ہے جو میری روح کو سرور پہنچا رہا ہے۔ یہ بے موقعہ بات نہیں اگر میں بتلادوں کہ میں قادیان گیا اور وہاں عیسائی ہی کی صورت میں رہا اور کبھی اس سے انکار نہیں کیا۔ اور باوجود اس کے مجھے ہر لحظہ بہترین سلوک سے متمتع کیا گیا۔

ایک موقعہ پر میں نے بلاارادہ ایک بات سن لی جو میرا ساتھی ایک دوسرے سائل سے کہہ رہا تھا یعنی "یہ دیکھنے میں) پکا عیسائی ہے"۔ میں ہر اس شخص کو جسے قادیان جانے کی توفیق ملے یہ نصیحت کرونگا کہ یہ بات ذہن نشین کرلے کہ وہ وہاں کافی دن رہے۔ کیونکہ یہ کچھ عرصہ کے بعد ہی معلوم ہوتا ہے کہ قادیان کی روحانی فضا اپنے اندر بہت سے سامان رکھتی ہے۔ ایک شخص جو وہاں صرف اس لئے جاتا ہے کہ وہاں کی ظاہری نقش و نگار کا معائنہ کرے اس کو کوئی دلچسپی کا سامان میسر نہ آئیگا۔ قادیان دہلی آگرہ نہیں ہے جہاں بڑی بڑی پہنا ور عمارتیں ہوں بلکہ یہ وہ قصبہ قریہ ہے جہاں روحانی جواہر ریزوں کی کان ہے۔ قادیان کے قیام کا ہر دن اسے نیا گوہر دیگا۔ بہت تھوڑے ہونگے جو قادیان سے واپسی پر کچھ نہ کچھ ساتھ نہ لے جائینگے اور وہ جو ایک زائر اپنے ساتھ لے جاتا ہے سکوں میں جانچا نہیں جا سکتا۔ نہیں بلکہ وہ اس سے کہیں قیمتی اور قدر والی چیز ہوگی۔ اپنی کہانی کو جاری رکھتے ہوئے میں کہہ سکتا ہوں کہ ایشیاء کے طویل سفر میں میں نے لاکھوں مقامات دیکھے ہیں۔ بعض ان میں ایسے ہیں جن کو مجھے دوبارہ دیکھنے کی خواہش ہے۔ اور بعض ایسے ہیں جو میرے لئے جاذب نظر نہ بن سکیں گے مگر قادیان وہ مقام ہے جسے میں دوبارہ دیکھنے کا متمنی رہونگا۔ اور یہ ان مقامات میں اوّلین فہرست میں ہے۔ یہ بات بھی بتلاتی ہے کہ کیا کچھ ہے جو مجھے قادیان نے دیا۔ اور ہر زائر کو دینے کی طاقت رکھتا ہے۔ میں اس موقعہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ہر اس شخص کا دلی شکریہ ادا کرتا ہوں جس نے میرے قیام قادیان کی یادگار کو خوش کن و سرور آگین بنانے میں حصہ لیا۔ (ترجمہ جنید ہاشمی بی اے)

تصیح غلطی

ریویو ماہ مارچ کے صفحہ ۱۰ کی ۲۳ ویں سطر کے بعد وسیلہ کی تفسیر کے ماتحت کاتب کی غلطی سے عبارت ذیل چھوٹ گئی جس سے ربط و تسلسل کلام ٹوٹ گیا ناظرین اس کی اصلاح کرلیں۔ عبارت متروکہ ذیل ہے:۔

"قرآن حکیم چونکہ مفصل کتاب ہے اسلئے وسیلہ کی تفسیر کے لئے بھی وہ کسی دوسری کتاب کا محتاج نہیں بلکہ اپنی تفسیر آپ ہی پیش کردیتا ہے۔ چنانچہ قرآن حکیم نے وسیلہ کی وہ تفسیریں غلط اور صحیح مفصل بیان کردی ہیں تاکہ حق و باطل میں امتیاز واضح نظر آئے"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

امام مہدی و مسیح موعود علیہ السلام

(از روئے کتب شیعہ)

ناظرین کرام آج ہم آپکو اس بارے میں شیعہ کے معتبر عالم ملا باقر مجلسی کی تصنیف بحار الانوار جلد ۱۳ سے یہ دکھلاتے ہیں کہ جس امام کو اصلاح اُمت کے لئے آنا تھا وہ حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام ہیں واضح ہو کہ ائمہ اہلبیت علیہم السلام سے جو اقوال شیعہ حضرات نے اس کے متعلق بیان کیئے ہیں۔ ان میں کچھ تو ایسے ہیں جو خود تراشے گئے ہیں۔ اور کچھ ایسے ہیں جو درحقیقت ان بزرگ لوگوں نے بیان کیئے ہیں۔ سو اس وقت میں آپ کے سامنے وہ اقوال پیش کرتا ہوں جو اُن نیکبختوں نے سچے مہدی کے لئے بیان کیئے ہیں ؁

امام مہدی علیہ السلام اور مسیح موعودؑ جس کی آمد کا لوگوں کو انتظار تھا۔ یہ دو شخص نہیں۔ بلکہ ایک ہی شخص ہے جسکے ذکر کو کہیں مہدی کے اسم سے ظاہر کیا گیا ہے اور کہیں عیسٰی المسیح کے اسم سے دیکھئے کہ خود امام مہدی کا نام عیسی المسیح بھی ہے۔ قال الحسینؑ فلا یسرف فی القتل انہ کان منصوراً قال سمّی اللہ المھدی المنصور کما سمّے احمد و محمد و محمود و کما سمّے عیسی المسیحؑ (بحار الانوار جلد ۱۳ صفحہ ۷ سطر ۳۴) امام حسین علیہ السلام نے فرمایا کہ مہدی قتل کے پیچھے نہیں پڑے گا کیونکہ وہ منصور ہوگا فرمایا کہ منصور۔ احمد۔ محمد۔ محمود۔ عیسے المسیح یہ نام مہدی کے اللہ نے رکھے ہیں۔

حضرت امام حسین علیہ السلام سے اگر حقیقتاً شیعہ حضرات کو محبت ہے اور وہ آپکو واجب التعظیم امام یقین کرتے ہیں تو آج سے یہ عقیدہ اُنکو اپنے دل سے بالکل نکال دینا چاہیئے کہ مہدیؑ تلوار لے کر کفار کے خون کے دریا بہا دیگا۔ کیونکہ امام حسین علیہ السلام فرماتے ہیں کہ وہ قتل میں زیادتی نہیں کریگا ؁

دوم یہ کہ عیسی المسیحؑ نام خود امام مہدی کا ہے یعنی جہاں پر آنحضرت صلعم نے عیسی المسیحؑ کے اخیر زمانہ میں آنے کی خبریں دی ہیں وہاں پر مراد امام مہدی ہی ہیں۔ بنی اسرائیل والے مسیح علیہ السلام سمّی اللہ المھدی المنصور۔ یعنی یہ نام جن کا اوپر ذکر ہوا اللہ نے رکھے ہیں اللہ کے نزدیک انکے یہ نام ہیں جو خود اگر اپنے متعلق ان ناموں کا اظہار کریگا لیکن والدین کی طرف سے انکا نام کوئی اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہی ہوگا چنانچہ والدین والے نام کے متعلق حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام سے پوچھا گیا تو آپ نے اُس نام کے بتانے سے انکار کردیا۔ ملاحظہ ہو:۔

عن ابی جعفرؑ قال سأل عمر امیرالمؤمنینؑ عن المھدی قال یا بن ابی طالب اخبرنی عن المھدی ما اسمہ قال اسمہ فلا ان حبیبی و خلیلی عھد الیّ ان لا احدث باسمہ حتّٰی یبعثہ عزّ وجلّ وھو مما استودع اللّٰہ عزّ وجلّ رسولہ فی علمہ (بحار الانوار جلد ۱۳ صفحہ ۸) امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ عمر نے حضرت علی علیہ السلام سے مہدی کے بارے میں سوال کیا کہ اے ابی طالب خبر دیجئے کہ مہدی کا کیا نام ہے آپ نے نام بتانے سے انکار کیا۔ اور فرمایا کہ حبیبِ خدا نے مجھ سے عہد لیا ہے کہ میں مہدی کا نام نہ بتاؤں یہاں تک کہ خود اللہ تعالیٰ انکو مبعوث فرماوے +

پس اس حوالہ سے اسقدر واضح ہے کہ کوئی اہلبیت کا محب اس سے انکار کر ہی نہیں سکتا کہ امام مہدیؑ کا وہ نام جو انکے والدین رکھنے والے تھے وہ آنحضرت صلعم کے زمانہ میں بالکل واضح نہیں کیا گیا وہ ایک راز تھا جس کو مخفی رکھا گیا اور جو نام بتائے گئے تھے وہ صفاتی نام تھے اور خدا کے نزدیک تھے جیسے آنحضرت صلعم کے بہت سے صفاتی نام تھے جو اللہ تعالیٰ کے نزدیک تھے اور آپکے قبل جو پہلے انبیاءؑ آپکے ناموں کے ساتھ پیشین گویاں کر گئے تھے وہ سب صفاتی نام تھے جیسے احمدؐ وغیرہ۔

آپؐ کا ذاتی نام محمد صلعم تھا یہ نام لیکر کسی نے قبل از بعثت پیشین گوئی نہیں کی یہ نام آپؐ کا مخفی رکھا گیا پس اسی طرح امام مہدی کے جو نام بتائے گئے ہیں اس میں بھی بہت حد تک اخفا کا پہلو مدِّنظر رکھا گیا ہے۔ جس کی توضیح آگے چلکر ہم کرینگے +

شخص۔ ——— :: فیضیہ :: ———

مندرجہ بالا حوالہ سے معلوم ہوتا ہے کہ عیسی المسیح جو آنیوالے تھے وہ خود امام مہدی ہی ہیں نہ کوئی دوسرا ان القایم المھدی ...... اشبہ الناس بعیسی ابن مریم خَلقًا و خُلقا و سمتًا و ھیئتہ یعطیہ اللّٰہ جل و عزما اعطے الانبیاء و یزید لا الخہ۔ (بحار الانوار جلد ۱۳ صفحہ ۱۶۱ سطر ۲۷-۲۸ باب علامات ظہورہ) مہدیؑ سیرت وصورت نام و ہیئت میں عیسیٰ ابن مریم کے ساتھ مشابہ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے جو انبیاء (ماسبق) کو دیا ہے وہ سب مہدی کو دیگا (یعنی نبوت)

اس حوالہ سے امام مہدیؑ کا نبی ہونا بھی ثابت ہوتا ہے اور یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ آپکو عیسیٰ ابن مریمؑ کے ساتھ بہت سے امور میں مماثلت ہوگی +

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تیسری جگہ اس طرح ذکر ہے :-

ویقول یا معشر الخلائق الا ومن اراد ان ینظر الی ابراھیم واسمٰعیل فھا انا ذا ابراھیم واسمٰعیل الا ومن اراد ان ینظر الی موسیٰ ویوشع فھا انا ذا موسیٰ ویوشع الا ومن اراد ان ینظر الی عیسیٰ وشمعون فھا انا ذا عیسیٰ وشمعون الا ومن اراد ان ینظر الی محمد وامیر المؤمنین فھا انا ذا محمد صلی اللہ علیہ والہ وامیر المؤمنین الا ومن اراد ان ینظر الی الائمۃ من ولد الحسین فھا انا ذا الائمۃ - (بحار الانوار جلد ۱۳ صفحہ ۲۰۲ سطر ۲۶)

یعنی مہدیؑ لوگوں کو کہیگا کہ جس نے ابراہیمؑ و موسیٰؑ و یوشعؑ و عیسیٰؑ و شمعونؑ و محمدؐ و علیؓ و سارے ائمہ کو دیکھنا ہو وہ مجھے دیکھے کیوں کہ میں ابراہیمؑ ہوں اسمٰعیلؑ ہوں موسیٰ و یوشع ہوں عیسیٰؑ و شمعونؑ ہوں محمدؐ و علیؓ ہوں الخ

ناظرین کرام اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو امام مہدی علیہ السلام کے ساتھ آنا ہے تو امام مہدیؑ یہ کس طرح کہہ سکتے تھے کہ جس نے عیسیٰؑ کو دیکھنا ہو وہ مجھے دیکھے کیونکہ میں عیسیٰؑ ہوں - پس اس سے روز روشن کی طرح واضح ہے کہ آنیوالا ایک ہی تھا محض نام دو تھے - ورنہ لوگوں کو کہدیتے کہ اگر عیسیٰؑ کو دیکھنا ہے تو ان کا کیمپ اُدھر لگا ہوا ہے وہاں جاکر ان کی زیارت کرو ؁

ان معترضوں کے لئے بھی اس عبارت میں جواب ہے - جو حضرت مرزا صاحب مسیح موعود علیہ السلام پر اعتراض کرتے ہیں کہ یہ کیسا مہدی ہے کہ کبھی اپنے آپکو آدم کہتا ہے اور کبھی ابراہیمؑ کہتا ہے اور کبھی عیسیٰؑ کہتا ہے اور کبھی کہتا ہے کہ محمدؐ و احمدؐ میں ہوں -

پھر یہ بھی آیا ہے کہ امام مہدی علیہ السلام جو اس طرح فرمائیگا تو اس کا کیا مطلب ہے - ملاحظہ ہو :-

قولہ فھا انا ذا اٰدم یعنی فی علمہ وفضلہ واخلاقہ - (بحار الانوار جلد ۱۳ صفحہ ۲۰۹ سطر ۱۴)

یعنی امام مہدیؑ کا یہ کہنا کہ میں آدم ہوں اس کے معنی یہ ہیں کہ علم و اخلاق و فضائل میں انکے مشابہ ہونگے ؁

قال ابو عبد اللہ انہ کان کلہ فی المسقط وترکات جمیع النبیین حتی عصا اٰدم ونوح وترکہ ھود وصالح ومجموع ابراھیم وصاع یوسف ومکیل شعیب میزانہ عصی موسیٰ وتابوت الذی فیہ بقیۃ ما ترک اٰل موسیٰ واٰل ھارون تحملہ الملئکۃ ودرع داود وخاتمہ وخاتم سلیمان وتاجہ ورحل عیسیٰ ومیراث النبیین

Digitized by Khilafat Library Rabwah
والمرسلین فی ذلک السفط (بحار الانوار جلد ۱۳ صفحہ ۲۰۹) حاصل کلام یہ کہ امام حسینؑ نے فرمایا کہ مہدیؑ کے پاس ایک جامہ دان ہوگا اس میں تمام نبیوں کا ترکہ ہوگا۔ آدم و نوحؑ کی لاٹھی ہود و صالحؑ کا ترکہ مجموعہ ابراہیمؑ کا اور صاع یوسف کا شعیب کا ہیکل اور میزان موسیٰؑ کا عصا اور تابوت ہوگا جس میں موسیٰؑ و آل ہارونؑ کا بقیہ ترکہ ہے۔ داؤدؑ کی درع سلیمانؑ کی انگوٹھی و تاج عیسیٰؑ کا رحل تمام نبیین و مرسلین کی میراث اس جامہ دان میں ہوگی جو مہدیؑ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے دیا جاویگا ؛

صاحبان! اگر عیسیٰ علیہ السلام مہدیؑ کے سوا آنے والے ہوتے۔ تو انکا رحل انکے پاس ہوتا وہ امام مہدی ان سے کیوں چھین لینگے۔ پس شیعہ صاحبان! غور کریں کہ ایسے بزرگ جلیل الشان کے آگے امام حسین علیہ السلام کی کیا شان ہوگی۔ اب تو آپکو یقین ہوگیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بالکل سچ فرمایا ہے کہ ؎

صد حسین است در گریبانم

خدا کی شان دیکھئے کہ یہ الفاظ جو اوپر ذکر ہوئے ہیں خود امام حسین علیہ السلام نے بیان کئے ہیں یعنی مہدی کہیگا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے تمام انبیاء کے حلیہ میں بھیجا ہے۔ کہاں گئے محبان حسینؑ کیا اس سے انکار کرسکتے ہیں ہرگز نہیں۔

پس ان حوالجات سے پایا جاتا ہے کہ وہ حدیث جس کو باقر مجلسی ضعیف قرار دیتے ہیں اور ان الفاظ میں ذکر کرتے ہیں۔ مدار المحدثین لا مہدی الا عیسیٰ بن مریم۔ بالکل درست و صحیح حدیث ہے کہ آنیوالا مہدی یا مسیح صرف ایک ہی شخص ہے نہ دو ؛

یہ ثابت کیا جاچکا ہے کہ وہ امام جو امام حسن عسکری علیہ السلام کے فرزند تھے وہ فوت ہوچکے ہیں اسلئے وہ امام مہدیؑ ہوکر دنیا کی اصلاح کے لئے کبھی نہیں آسکتے۔ لیکن مزید برآں ایک حوالہ ہم یہاں بھی درج کردیتے ہیں۔ کہ وہ مہدی ہوکر دنیا میں ہرگز نہیں آسکتے جیسا کہ ذکر کیا گیا ہے:۔

قال قال رسول اللہ فی اللیلۃ التی کانت فیھا وفاتہ لعلیؑ یا ابا الحسن احضر صحیفۃ و دواۃ فاملیٰ رسول اللہ وصیتہ حتیٰ انتھیٰ ھذا الموضع فقال یا علی انہ سیکون بعدی اثنا عشر اماماً و من بعدھم اثنیٰ عشر مھدیاً فانت یا علی اول الاثنا عشر الامام (بحار الانوار جلد ۱۳ صفحہ ۲۳۷ سطر ۶

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حاصل یہ کہ جس شب کو آنحضرت صلعم کی وفات تھی اس میں حضرت علی علیہ السلام کو فرمایا کہ کاغذ و دوات لائیے۔ آنحضرت صلعم نے ایک وصیت لکھی جس میں یہ بھی لکھا کہ اے علیؓ عنقریب میرے بعد بارہ[۱۲] امام ہونگے اور تم بارہ اماموں میں سے پہلے امام ہو۔

آگے چلکر یہ بھی ذکر آیا ہے کہ امام حسن عسکری کا صاحبزادہ امام ہے مہدی نہیں ہے اور وہ بارہ اماموں میں سے ایک امام ہے جس کو خود شیعہ صاحبان بارھواں امام کہتے ہیں وہ کسی طرح سے بھی مہدی موعود نہیں ہو سکتا۔ پس شیعہ صاحبان کو چاہیئے کہ وہ اس غائب کا خیال ترک کر کے اب یہ جستجو کریں کہ امام مہدیؑ کون ہے۔

میرے دوستو! امام مہدیؑ کا وقت یہی ہے جس میں آپ اور ہم ہیں۔

قال ابو جعفر ایتان تکونان قبل القایم لم یکونا منذ هبط ادم الی الارض تنکسف الشمس فی النصف من شهر رمضان والقمر فی اٰخره فقال الرجل یا بن رسول الله تنکسف الشمس فی اٰخر الشهر والقمر فی النّصف فقال ابو جعفر انی لاعلم بما تقول ولکنهما ایتان لم یکونا منذ هبط اٰدم (ص۱۵۸ بحار الانوار جلد ۱۳)

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ امام مہدی کے ظہور کے وقت کے یہ نشان ہیں کہ ماہ رمضان میں چاند و سورج ہر دو کو گہن لگیگا۔ چنانچہ ایسا ہی حضرت مرزا غلام احمد مسیح موعود علیہ السلام کے وقت میں ہُوا۔

وذالك عند طلوع الكوكب الّذی یفرع العرب وله شبیه الذّنب فهناك تنقطع الامطار و یجف الانهار (ص۴۰ بحار الانوار جلد ۱۳)

یعنی امام مہدی کے وقت میں دمدار ستارہ طلوع کریگا اور برساتیں کم ہو جاوینگی اور نہریں نکالی جاوینگی۔

دجّال اور اسکی سواری وغیرہ کے ذکر میں اس طرح سے آیا ہے:۔

دبروئے دریا ہا رود و پیش روش کوہے از دود باشد و پس پشتش کوہے باشد کہ مردم گمان کنند کہ طعام است و بر خر سفید سوار باشد کہ ہر گامش یک میل باشد و زمین از زیر پایش پیچیدہ شود و ہر آب کہ گذرد آب فرد رود و باآواز بلند فریاد کند کہ ہمہ کس شنوند کہ دوستان من بنزد من آئیند کتاب عین الحیات باقر مجلسی قلمی تحت لفظ خواہد کرد۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دجال دریاؤں کے اوپر چلا جاویگا۔ (جہازوں اور ہوائی جہازوں کے ذریعہ) اس کے سامنے دھوئیں کا پہاڑ ہوگا۔ (سگریٹ کی عادت اور آگ سے کام لینا اور ریل پر سوار ہونے سے بھی آگے دھواں ہوتا ہے) اور اسکے پیچھے بھی پہاڑ ہوگا جسکو لوگ طعام گمان کرینگے۔ اور سفید گدھے پر سوار ہوگا۔ اور ہر ایک قدم اس کا ایک میل ہوتا ہے (سٹیشن وغیرہ) اور زمین اسکے پاؤں تلے لپیٹتی چلی جاتی ہے (ریل کے پاؤں کے نیچے زمین کے نظارہ کو غور کرو) جس پانی پر گذرے گا وہ نیچے چلا جاویگا۔ (دریاؤں کے پلوں کا نظارہ دیکھو اور جہاز کا نظارہ غور کرو) بلند آواز کریگا۔ (وسل وغیرہ کو خیال کرو) کہ میرے دوست میرے پاس آویں۔ (چڑھنے والوں کو متنبہ کیا جاتا ہے)

ناظرین کرام! دجّال کی سواری کے بارے میں ایک عجیب حوالہ۔ و مرکب ذوات الفروج السّروج (صـــ ۱۵۳ بحارالانوار جلد ۱۳) دجّال کی سواری کے متعلق لکھا ہے کہ اس میں بہت سے سوراخ روزن ہونگے اور بہت سے چراغ یا زین ہونگے۔ پس دیکھو کہ انجن میں کسقدر روزن ٹیوب وغیرہ ہیں اور دیکھو کہ کسقدر ریل میں نشستگاہیں ہیں۔ پس صاف واضح ہے کہ وہ سواری ریل ہے ×

قدام القایم موتان موت احمر و موت ابیض الموت الاحمر السّیف و الموت الابیض الطاعون۔ (بحارالانوار جلد ۱۳ صفحہ ۱۵۶) یعنی مہدیؑ کے وقت میں دو موت ہونگی سُرخ و سفید۔ سُرخ موت سے مُراد جنگ تلوار وغیرہ ہے اور موت ابیض سے مراد طاعون ہے، سو یہ حالت بھی شدّت کے ساتھ حضرت مسیح موعودؑ مرزا صاحب کے وقت میں ہو چکی ×

تصلےٰ ناراً حامیۃ قال تصلےٰ نار الحرب فی الدنیا علےٰ عھد القایم و فی الاٰخرۃ نار جھنم (صـــ ۱۲ بحارالانوار جلد ۱۳) یعنی قرآن مجید میں جو تصلےٰ ناراً حامیہ آیا ہے اس کا یہ مطلب ہے کہ امام مہدیؑ کے وقت میں دنیا میں سخت جنگ کی آگ بھڑک اُٹھیگی۔ جنگ یورپ اس کا بیّن ثبوت ہے کہ یہ بھی ہو چکا ×

عن ابی عبد اللہ قال العذاب الادنیٰ دابۃ الارض۔ (صـــ ۲۲۹ جلد ۱۳) امام حسین علیہ السلام سے مروی ہے کہ دابۃ الارض ایک عذاب ہے ×

ثم قال و قرأ تکلمھم من الکلم و ھو الجرح و المراد بہ الوسم (صـــ ۲۳۲ بحارالانوار جلد ۱۳) پھر فرمایا کہ دابۃ الارض کے بارے میں جو یہ آیا ہے کہ تکلمھم سو وہ الکلم سے ہے جسکی معنی ہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

زخم یعنی لوگوں کو کاٹیگا اور انکو زخم کریگا۔ پس صاف ظاہر ہے کہ اس سے مراد طاعون ہے بعض شیعہ کا خیال ہے کہ دابۃ الارض حضرت علی رضی اللہ عنہ ہیں یہ ان کی سخت غلطی ہے کیونکہ ساوی عن وھیب انہ قال وجھھا وجہ رجل وسایر خلقھا خلق الطّیر (بحار الانوار جلد ۱۳ صفحہ ۲۳۲) یعنی وہب سے روایت کی گئی ہے کہا کہ دابۃ الارض کا چہرہ آدمی جیسا ہے اور باقی بدن پرندہ جیسا ہے کیا حضرت علی رضی اللہ عنہ اس طرح سے تھے۔ اور پھر وجھھا و خلقھا ہر دو جگہ مؤنث کی ضمیر استعمال کی گئی ہے۔ اور عجیب اتفاق یہ ہے کہ صاحب کتاب نے ایک سطر چھوڑ کر پھر طاعون کا ذکر لکھدیا ہے۔ ملاحظہ ہو بحار وکان یقع فیھم الطاعون (صفحہ ۲۳۲ بحار الانوار)

پس نہایت واضح طور سے ثابت ہوا کہ دابۃ الارض سے طاعون کا کیڑا مراد ہے ؂

لا تقوم القایم الا علی خوف شدید من الناس وزلازل وفتنۃ و بلاءٍ یصیب الناس وطاعون قبل ذٰلک وسیف قاطع بین العرب واختلاف شدید بین الناس۔ (بحار الانوار صفحہ ۱۶۲ جلد ۱۳) امام مہدی اسوقت ہوگا جب لوگوں میں سخت خوف ہوگا۔ زلزلے اور فتنے لوگوں میں ایک آفت برپا ہوگی۔ طاعون ہوگی۔ لوگوں میں سخت اختلاف ہوگا عرب میں تلوار نے غضب ڈھایا ہوگا ؂

پس شیعہ صاحبان غور کریں کہ یہ تمام تر باتیں ہوچکی ہیں۔ اور ان آفات کی خبریں امام وقت نے قبل از وقت دیدی تھیں ؂

وتمد الانھار۔ (بحار الانوار جلد ۱۳ صفحہ ۱۷۰) کیا نہروں و دریاؤں میں طغیانیاں کثرت سے نہیں آئیں اور روز بروز دنیا میں کثرت سے نہریں نہیں نکل رہیں؟ پنجاب و سندھ کا ملک اس کی گواہی نہیں دے رہا۔ واذا البحار سجرت کا پورا پورا نقشہ آنکھوں کے سامنے نہیں آچکا ؂

امام مہدی کے متعلق جو عام طور سے یہ خیال مشہور ہے کہ وہ بنی فاطمہ سے ہوگا سو بالکل غلط ہے کیونکہ بحار الانوار میں اسکے متعلق اس طرح سے بھی آیا ہے۔ اذ یقول لہ لسنا نعرفک ولست من ولد فاطمۃ کما قال المشرکون لمحمّد صلعم۔ (جلد ۱۳ صفحہ ۱۸۵ سطر ۳) جبکہ مہدی کے لئے یہ کہا جائیگا کہ صاحب آپکو ہم کس طرح پہچانیں آپ تو بنی فاطمہ رضؓ سے نہیں ہیں جیسا کہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مشرکوں نے آنحضرت صلعم کو کہا تھا کہ آپؐ اسحاق کی اولاد سے نہیں ہو یا بنی اسرائیل میں سے نہیں ہو اسی طرح مہدیؑ کو کہینگے کہ آپ بنی فاطمہ سے نہیں ہو۔ اس لئے ہم نہیں مانتے ✤

پس اے مخالفو! آپ کا یہ اعتراض کسقدر خطرناک ہے جو آپ لوگ حضرت مرزا صاحبؑ پر کرتے ہو کہ یہ کیسے مہدی ہو سکتے ہیں کیونکہ یہ تو مرزا ہے۔ بنی فاطمہ سے تو نہیں ہے۔ آپ پر واضح ہو کہ مہدیؑ اُمتی ہوگا۔ واٰخرھم مھدی اُمّتی۔ (بحار الانوار جلد ۱۳ صـ۱۱۸ سطر ۱۵) یعنی مہدی اُمّتی ہوگا ✤

اے حضرات شیعہ! اب ہم آپ پر اتمام حُجّت کرتے ہیں۔ اور آپکے ائمہ علیہ السلام کے اقوال سے یہ دکھاتے ہیں کہ امام مہدی کا نام غلام احمدؐ والد کا نام مرتضےٰ ہوگا:۔

قال اذا سارت الرکبان ببیعۃ الغلام فعند ذالك یرفع کل ذی صیعۃ الوداع.... قولہ سارت الرّکبان انتشر الخبر فی الاٰفاق بان بویع الغلام اے القایم علیہ السّلام۔ (بحار الانوار جلد ۱۳ صـ۹) حضرت امام محمد باقر علیہ السّلام فرماتے ہیں کہ جہان میں اس خبر کی شہرت ہو گی کہ غلام کی بیعت کر لی گئی۔ اور فرماتے ہیں کہ غلام سے مراد امام مہدیؑ ہیں ✤ اس سے معلوم ہُوا کہ امام مہدیؑ کے نام کا ایک حِصّہ غلام بھی ہے۔ آگے آتا ہے:۔

لہ اسمان اسم یخفیٰ و اسم یعلن فاما الّذی یخفیٰ فاحمد الخ (صـ۹ بحار الانوار سطر۱) یعنی اُسکے لئے دو نام ہیں ایک اسم مخفی اور ایک ظاہر پس مخفی (یعنی پچھلا حصّہ) احمدؐ ہے۔ پہلا حصّہ غلام پچھلا حصّہ احمدؐ۔ غلام احمدؐ ہُوا ✤

اسی صفحہ ۹ کی سطر ۱۸ میں الکلینی کر کے کلینی سے بیان کرتا ہے حتّٰی یبعث اللّٰہ لھذا الامر غلاماً۔ یعنی حتّٰی کہ امامت کے لئے غلام کو اللہ تعالیٰ مبعوث فرمائیگا ✤

یبعث کا فعل ملاحظہ کریں کیا غار والے غائب کے لئے اس کا استعمال جائز ہے وہ تو یخرج کا فعل آتا نہ کہ یبعث ✤

قال اسمہ اسم نبی و اسم ابیہ اسم وصی۔ (بحار الانوار صفحہ ۹) فرمایا کہ مہدی کا نام نبی کا نام (احمدؐ) اور اسکے والد کا نام میرے وصی کا نام (یعنی مرتضےٰ)

ظاہر ہے کہ شیعہ کے نزدیک حضرت علیؓ وصی ہے اور حضرت علیؓ کے ناموں میں سے ایک نام ان کا مرتضےٰ بھی ہے۔ پس معلوم ہُوا کہ مہدی کے والد کا نام مرتضیٰ ہوگا۔ سو حضرت مرزا غلام احمدؐ مسیح موعود علیہ السلام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے والد صاحب کا نام مرزا غلام مرتضیٰ تھا ۔

اصغر فاسنّاً اے عند الامامۃ ۔ ہے۔

شاید شیعہ صاحبان یہ قیاس کریں کہ امام مہدی جب امامت کرنے کے لئے ظہور کریگا تو عمر کا چھوٹا یعنی لڑکا ہوگا اس لئے ان کو غلام لکھا ہے ۔

اس کا جواب یہ ہے :-

قال قلت للرضا ما علامۃ القائم منکم اذا خرج قال علامۃ ان یکون شیخ السن شاب المنظر حتّٰی ان الناظر الیہ یحسبہ ابن اربعین سنۃ الخ (بحار الانوار جلد ۱۳ صفحہ ۱۷۸) یعنی امام غائب جب ظاہر ہوگا تو بوڑھا ہوگا مگر دیکھنے میں چالیس سال کا معلوم ہوگا ۔

کیا صاحبان! ایسے شخص کو کوئی لڑکا کہہ سکتا ہے ہرگز نہیں۔ غلام سے مراد اسم امام مہدی علیہ السلام ہے ۔ اللہ تعالیٰ ہمارے شیعہ صاحبان کو راہ راست پر لاوے ۔ الٰہی آمین ۔ مرید احمد تائب احمدی سابق شیعی

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے متعلق چند تاریخی انکشافات

پروفیسر جان گا۔ اسٹنگ نے ”جریکو“ قدیم بادشاہوں کے مقبرے دریافت کر لئے ہیں۔ انہوں نے اپنی رپورٹ میں لکھا ہے ۔ کہ ان مقبروں میں بہت سے مصری برتن اور ایسے تبرک پتے بھی برآمد ہوئے ہیں۔ جن پر قدیم مصری اپنی تاریخ قلمبند کیا کرتے تھے ۔

ان مقبروں سے یہ معلوم ہوا ہے کہ حضرت عیسیٰ سے ۱۵ سو برس پہلے شاہان جریکو کے نام شامی ہوا کرتے تھے اور یہ حکومت مصر کے ماتحت تھی اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ بادشاہ فرعون کا نشان بھی پہنا کرتے تھے ۔ تاکہ ظاہر ہو سکے کہ یہ اس کے گورنر ہیں ۔ ایک مقبرہ میں ”ہشامو“ اور ”تھوتمس سویم“ کی مشترکہ حکومت کے نشان ملے ہیں ۔ اور انہی نشانوں سے ”اکسوڈس“ کے صحیح زمانہ کے تعین میں بہت زیادہ آسانی ہوگئی ہے ۔ یہ دریافت موجودہ نظریہ کی تائید کرتی ہے ۔ کہ ”اکسوڈس“ کا واقعہ تھوتمس کے بعد کا تھا ۔ مصری ”ابوالہولون“ پر جو تاریخ کندہ ہے اس سے ہمیں معلوم ہو چکا ہے ۔ کہ تھوتمس سوئم تھوتمس اوّل کا پوتا اور ”ہٹاسو“ اس بادشاہ کی بیٹی تھی جو اس کی سلطنت کے آخری ایام میں مصری سلطنت پر حکمران رہی ہے ۔ اور غالباً یہی وہ لڑکی تھی جس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو پرورش کیا تھا ۔ اور چونکہ وہ اپنے باپ کے ساتھ سلطنت میں شریک تھی ۔ اسلئے حضرت موسیٰ ؑ اغیار کے شر سے محفوظ رہے ۔ پس اگر یہ قیاس صحیح ہے تو حضرت موسیٰ ؑ کی بقیہ تاریخ اس طرح

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مرتب ہوتی ہے ۔

جب حضرت موسیٰؑ چودہ برس کے ہوئے "تھوتمس" دوم اپنے باپ کے انتقال کے بعد تخت نشین ہوا۔ یہ "ہٹاسو" کا سوتیلا بھائی تھا۔ اور مصری روایات کے مطابق اس نے ہٹاسو سے جو اس کی سوتیلی بہن تھی شادی کر لی اس شادی کے بعد "ہٹاسو" کے اثر سے دوسری سلطنت قائم ہو گئی۔ لیکن حضرت موسیٰؑ کی تعلیم تربیت میں کوئی خلل واقع نہیں ہوا ۔

"ہٹاسو" مصر میں بڑی مشہور اور با اثر شہزادی تھی۔ اور جب اس کا میاں "تھوتمس دوم" مصر کا بادشاہ تھا تو حقیقتاً حکومت یہی کرتی تھی۔ اور اس کو اصرار تھا کہ وہ مردانے کپڑے پہنے گی۔ اور اسکی تصویر جب کبھی بنائی جاتی تھی۔ تو وہ ہدایت کرتی تھی کہ اس کے منہ پر داڑھی بھی تصویر میں بنائی جایا کرے۔ لیکن اسکے کوئی اولاد نہ تھی۔ "تھوتمس دوم" کے انتقال کے بعد اس کا لڑکا تھوتمس سوئم تخت نشین ہوا۔ لیکن یہ اس کا ناجائز لڑکا تھا۔ اس کی جائز بیوی کے بطن سے نہیں تھا۔ اس زمانہ حکومت میں بھی "ہٹاسو" مصر پر حکومت کرتی رہی۔ اور اس کی تخت نشینی کے بعد بھی اس کا اثر و اقتدار سارے مصر پر اسی طرح برقرار رہا۔ اور وہ خود بھی اتنے دنوں اثر و اقتدار کی مالک رہنے کے بعد اس درجہ عادی ہو گئی تھی۔ کہ وہ اپنے اقتدار میں کمی پسند نہیں کرتی تھی۔ اور اسی بنا پر نئے "تھوتمس" "سوئم" بادشاہ کی اس سے ان بن ہو گئی تھی۔ اور یہ دونوں آپس میں ایک دوسرے سے نفرت کرنے لگے تھے۔ اس نئے بادشاہ کی حکومت کے چودھویں برس میں "ہٹاسو" کا انتقال ہو گیا۔ اور بادشاہ وقت نے اس کی ساری املاک ضبط کر لی۔ اسی وقت حضرت موسیٰؑ بھی وہاں سے ہجرت فرمانے پر مجبور ہوئے۔ انجیل مقدس کے مطابق حضرت موسیٰؑ مصر سے اس لئے چلے جانے پر مجبور ہوئے کہ انہوں نے "ہٹاسو" کے زمانۂ حکومت میں ایک مصری کو قتل کر دیا تھا۔ یہ بات "ہٹاسو" کے زمانہ میں قابلِ باز پرس نہ تھی لیکن اس کے انتقال کے بعد ان کو شبہ تھا کہ یہ بادشاہ ان کی سزا دے گا ۔

تھوتمس دوم نے تیرہ برس حکومت کی۔ اور تھوتمس سوئم کی حکومت کے تیرہ برس گذار کر ہٹاسو فوت ہوئی۔ گویا اس حساب سے جو وقت حضرت موسیٰؑ نے مصر سے مدائن کی طرف ہجرت کی ان کی عمر چالیس برس کی تھی اور انجیل نے بھی اس کی تصدیق کی ہے۔ اور "ہٹاسو" کے انتقال کے بعد تھوتمس سوئم نے ۴۰ برس مصر پر حکومت کی اور یہی زمانہ حضرت موسیٰؑ کی جلا وطنی کا قرار دیا گیا ہے ۔

ہمیں معلوم ہوا ہے کہ حضرت موسیٰؑ نے اپنے جلا وطنی کے ایام مدائن کے چرواہوں میں بسر کئے۔ حضرت موسیٰؑ متمدن شہروں کی سکونت سے اس لئے محترز رہتے تھے کہ ان شہروں پر تھوتمس سوئم کی حکومت ہے اور اس کے حکام ان کو گرفتار کر کے واپس مصر بھیجدینگے۔ تو حضرت موسیٰ کا چرواہوں میں چھپے ہوئے رہنا ہمیں بالکل قدرتی معلوم ہوتا ہے۔ "اکسوڈس" کا واقعہ "تھوتمس سوئم" کے انتقال اور "آمن اوفس" اس کے جانشین کے تخت نشین ہونے کے بعد کا ہے ۔

(اکسوڈس انجیل کی اصطلاح میں ۴۰ برس کی جلا وطنی کے بعد مصر واپس جانے کے واقعہ کو کہتے ہیں) (حمایت)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

افادات الفریدی

(نمبر ۴)

(گذشتہ سے پیوستہ)

(۴) فرمایا کہ "جو شخص سات دن مشائخ اور پیرووں کی خدمت کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے اعمال نامے میں سات سو سال کی عبادت کا ثواب لکھتا ہے۔ اور جو قدم اُٹھاتا ہے۔ ہر قدم کے بدلے حج اور عمرہ کا ثواب ملتا ہے" (اسرار الاولیاء صلا۳)

(۵) "اور جو حج کرنا چاہے۔ وہ سو مرتبہ لا الٰہ الا اللہ الحکیم الکریم پڑھے" (اسرار الاولیاء صلا۴)

اگرچہ فریضہ حج تو فریضہ ہی ہے۔ اور کعبۃ اللہ شعائر اللہ میں شامل ہے۔ تاہم حضرت باوا فرید رحمۃ اللہ علیہ کے مذکورہ بالا اقوال کی موجودگی میں حضرت مسیح موعودؑ کی مذکورہ بالا عبارت پر کوئی اعتراض نہیں ہو سکتا خصوصاً جبکہ حضرت مسیح موعودؑ کا قائم کردہ سلسلہ آسمانی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے حکم سے قائم کیا گیا ہے۔ اور اس میں داخل ہونا اور شامل ہونا عین فرض ہے +

کعبۃ اللہ کی نسبت حضرت باوا صاحبؒ کے اقوال ملاحظہ ہوں:-

(۱) آپ نے شیخ جمال الدین کا قول ایک حاجی کے مقابلہ میں بیان کیا۔ کہ مردانِ خدا گودڑی تلے ہوتے ہیں ..... کعبہ خود ہمارے پاس ہے" (راحت القلوب صلا۳۶)

(۲) پھر حضرت باوا فرید رحمۃ اللہ علیہ نے ابراہیم ادھم کے بارے میں فرمایا۔ کہ جب واپس پھرے تو دیکھا۔ کہ رابعہ بصری بیٹھی ہیں۔ اور کعبہ آپ کا طواف کر رہا ہے"...... رابعہ بصری نے کہا" اور میں خانہ کعبہ کے مالک کو دیکھنا چاہتی ہوں۔ پس جسے گھر کے مالک کی خواہش ہو تو گھر خود وہاں آجاتا ہے" (اسرار الاولیاء ص۶۹)

یہ تو صوفیائے کرام اور اولیائے عظام کا حال ہے۔ مگر حضرت امام مہدی ہادی آخر الزمان کا مرتبہ مسلّم طور پر ان سب سے بڑھکر ہے۔ کیونکہ وہ نبی اللہ ہے۔ اس لئے اس کے مقام پر جانا یقیناً نفلی حج سے زیادہ ثواب ہے؛ اور اسے نہ ماننا یقیناً ربّانی حکم کی خلاف ورزی ہے۔ سہ

مقام او مبیں از راہِ تحقیر ❖ بدورانش رسولاں ناز کردند

۴- مسئلہ ابنیت

از اں جملہ مسائل ایک مسئلہ ابنیت بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعودؑ کو بذریعہ الہام اور وحی فرمایا:- انت منی بمنزلۃ ولدی۔ انت منی بمنزلۃ اولادی۔ اور آپ نے دافع البلاء صلا۶ و ۷ حقیقۃ الوحی صلا۸۶ و تتمہ حقیقۃ الوحی صلا۱۴۳ اور آئینہ کمالات اسلام صلا۶۴ پر ان الہاموں کی تشریح فرمادی۔ کہ یہ فقرے از قبیل متشابہات اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مجاز اور استعارہ ہیں۔ اور خدا تعالیٰ بیٹوں سے پاک ہے۔ نہ اس کا کوئی شریک ہے۔ اور نہ بیٹا ہے اور نہ کسی کو حق پہنچتا ہے۔ کہ وہ یہ کہے کہ میں خدا ہوں یا خدا کا بیٹا ہوں۔ لیکن لوگ پھر بھی اعتراض کرنے سے باز نہیں آتے۔ ایسے لوگوں کے لئے ہم حضرت باوا فرید رحمۃ اللہ علیہ کا قول پیش کرتے ہیں:۔

"پھر فرمایا کہ ایک مرتبہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بارگاہ الٰہی میں عرض کی کہ دنیا اور اہل دنیا کس بات کے سہارے قائم ہیں۔ فرمایا۔ درویشوں کے قدموں کی برکت سے۔ اے بیٹے! اگر درویش جہان میں نہ ہوتے یا زمین انہیں قبول نہ کرتی تو دولتمندوں کو قہر نگل جاتا۔ اور سب کو ہلاک کر دیتا"۔

(اسرار الاولیاء ص۷۶)

اس حوالہ سے بخوبی ثابت ہے۔ کہ حضرت باوا فرید گنجشکر رحمۃ اللہ علیہ کلام الٰہی کے مطابق حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا کا بیٹا سمجھتے تھے۔ حالانکہ ظاہر طور پر یہ عقیدہ قرآن کریم کے صریح خلاف ہے پھر آپ نے اسے از قبیل مجاز اور استعارہ اور متشابہات بھی قرار نہیں دیا۔ پس حضرت مسیح موعودؑ کی نسبت حضرت باوا فریدؒ پر یہ اعتراض زیادہ موزوں ہے۔ لیکن مثنوی رومی کے دفتر سوئم ص۱۳ میں حضرت مولانا روم خوب فرماتے ہیں ؎

اولیاء اطفال حق اند اے پسر ❊ در حضور و غیبت آگاہ باخبر
گفت اطفال من اند ایں اولیاء ❊ در غریبی فرد از کار و کیا

پس اس قسم کے اعتراضات در اصل نادانی اور جہالت سے پیدا ہوتے ہیں۔ مزید تشریح کے لئے میری کتاب تحفۃ النصاریٰ حصہ اوّل باب۲ ابنیت مسیحؑ ملاحظہ ہو۔

۵۔ نیا آسمان اور نئی زمین

حضرت مسیح موعودؑ نے کتاب البریۃ صفحہ ۷۸ و ۷۹ پر اپنا ایک کشف بیان فرمایا تھا۔ اور پھر اس کشفی حالت میں یہ بھی بیان فرمایا تھا۔ کہ "اس حالت میں یوں کہہ رہا تھا۔ کہ ہم ایک نیا نظام اور نیا آسمان اور نئی زمین چاہتے ہیں۔۔۔۔" الخ

مصنّف درد دل نے اس کشف کی نسبت اعتراض کرتے ہوئے کہا تھا۔ کہ مرزا صاحب خودی کا مجسمہ تھا۔ (درد دل ص۴۷)

ہم نے اس کے اس اعتراض کا مفصل جواب تو حقیقۃ الجنون ص۲۵ و ۲۶ پر دیدیا تھا۔ مصنّف درد دل کو آجتک اس کی تردید کی توفیق نہیں ملی۔

اب ہم اپنی مزید تائید کے لئے حضرت باوا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا قول نقل کئے دیتے ہیں:۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(۱) "پھر فرمایا کہ جب خواجہ بایزید بسطامی علیہ الرحمۃ شوق میں مشغول ہوتے ہیں۔ تین دن رات یا چار دن رات کھڑے ہوئے بلند آواز سے یہی کہتے جاتے ہیں کہ یَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ ایسا دن آئے کہ اس زمین کو لپیٹ لیں اور نئی دوسری زمین پیدا کریں" (اسرار الاولیاء صفحہ ۵۹)

چنانچہ حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا۔

"ہر ایک عظیم الشان مصلح کے وقت میں روحانی طور پر نیا آسمان اور نئی زمین بنائی جاتی ہے یعنی ملائک کو اسکے مقاصد کی خدمت میں لگایا جاتا ہے۔ اور زمین پر مستعد طبیعتیں پیدا کیجاتی ہیں پس یہ اسی کی طرف اشارہ ہے" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۹۹ حاشیہ اور کشتی نوح صفحہ)

(۲) پھر جواہر فریدی میں حضرت بابا فرید گنجشکر رحمہ کے بہت سے ناموں میں یہ نام بھی لکھے ہوئے ہیں:۔ یا شیخ الالہام صفحہ ۲۸۲ روح اللہ فرید۔ مالک فرید۔ اوّل فرید۔ آخر فرید ظاہر فرید باطن فرید وکیل فرید۔ کبیر فرید۔ شیخ یحیی و یمیت فرید صفحہ ۲۸۳ یحیی و یمیت صفحہ ۲۹۶

قرآن کریم کھولکر دیکھ لو یہ تمام صفات اللہ تعالیٰ کی ہیں۔ البتہ روح اللہ کا اطلاق بشر پر بھی ہو سکتا ہے۔ جیسا کہ حضرت عیسیٰ ابن مریم کو عام طور پر روح اللہ کہا جاتا ہے۔ ہمیں امید ہے۔ کہ حضرت مسیح موعودؑ پر آئندہ اس قسم کے اعتراضات نہیں ہونگے۔ دیدہ باید ؛

۶ دیوانہ پاک پٹن کے مالیخولیائی طبیب حکیم عبدالعزیز چشتی نے اپنی کتاب درد دل میں حضرت مسیح موعودؑ پر جنون اور دیوانہ پن کا الزام لگایا تھا۔ اور ہم نے اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ اپنی کتاب حقیقۃ الجنون یا شفائے دل میں اسکا مفصل اور مسکت جواب دیدیا تھا۔ بالآخر ہم نے اسے خاتمہ کتاب میں ایک دعوت مقابلہ بھی دی تھی۔ سنہ ۱۹۲۶ء سے لیکر آجتک اس نے نہ تو ہماری کتاب حقیقۃ الجنون کا جواب دیا ہے۔ اور نہ ہی اس نے ہماری دعوت مقابلہ کا جواب دیا ہے۔ وہ کچھ ایسے خاموش ہوئے ہیں۔ کہ صد ائے برنخواست والا مقولہ آپ پر چسپاں ہو رہا ہے۔ ع کچھ ایسے سوئے کہ پھر نہ جاگے تھکے بھی ہم پھر جگا جگا کر ؛

یہ تو مصنّف درد دل کی حالت ہے لیکن ہمارے نعم المولیٰ نے ہماری تائید فرمائی۔ کہ حکیم عبدالعزیز

---

* حاشیہ۔ یَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَیْرَ الْاَرْضِ وَالسَّمٰوٰتُ وَبَرَزُوْا لِلّٰہِ الْوَاحِدِ الْقَھَّارِ (ابراہیم ع ۷) ترجمہ۔ اس دن کہ زمین دوسری زمین سے بدل جائیگی اور آسمان بدل جائینگے۔ اور سب لوگ اللہ غالب کے لئے نکل کھڑے ہونگے۔ یعنی نئی جماعت تیار ہو جائے گی۔ منہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چشتی کے جد امجد حضرت باوا فرید گنجشکر رحمۃ اللہ علیہ کے اقوال ہمیں بطور سند مل گئے۔

(۱) حضرت باوا فرید رحمۃ اللہ علیہ کا اہل مجانین میں سے ایک بزرگ کے ہمراہ سفر کرنا۔ اور اس مجنون بزرگ کی کرامت سے اپنی پیاس بجھانا۔ (اسرار الاولیاء صـ۶۲)

(۲) پھر حضرت باوا فرید رحمۃ اللہ علیہ نے باطن حق تعالیٰ میں مشغول ہونے والوں دیوانوں اور مجانین کا ذکر فرمایا ہے (اسرار الاولیاء صـ۱)

(۳) سلطان المشائخ فرماتے تھے۔ کہ مولانا برہان الدین کا بھائی بڑا لڑکا شیخ جمال الدین ہانسوی کا دیوانہ ہو گیا تھا لیکن جو میں نے اس سے سنا ہے وہ ہزار ہوشیار سے نہیں سنا کہتا تھا۔ العلم حجاب الاکبر۔ میں سمجھا کہ یہ معنوی دیوانہ ہے۔ یہ حدیث میں نے اسی سے پوچھی جواب دیا کہ علم حق کا غیر ہے۔ اور جو حق کا غیر ہے۔ وہ حجاب ہے۔ (جواہر فریدی صـ۲۶۷)

یہ عجیب بات ہے۔ کہ حضرت باوا فرید مسعود رحمۃ اللہ علیہ بعض دیوانوں اور مجانین کو بزرگ سمجھتے ہیں۔ اور ان سے فیضیاب ہوتے ہیں۔ لیکن اس زمانے میں ایک ناخلف چشتی ایسا بھی ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر جنون کا الزام لگاتا ہے۔ ع ببیں تفاوت رہ از کجا است تا بکجا نِعم کا قِیل

۵ کبھی نصرت نہیں ملتی درِ مولیٰ سے گندوں کو ٭ کبھی ضائع نہیں کرتا وہ اپنے نیک بندوں کو

۷۔ خضر۔ اوتاد۔ ابدال

پھر شیخ نجیب الدین متوکل نے سلطان العارفین فرید الدین رحمۃ اللہ علیہ کے عرض کی۔ کہ "اکثر آدمی یہ بھی کہتے ہیں۔ کہ خواجہ خضر آپ کی صحبت میں اکثر آتے ہیں۔ فرمایا خیر باد۔ حضرت شیخ مشار الیہ نے عرض کی کہ کہتے ہیں۔ اوتاد اور ابدال آپ کی صحبت میں اکثر پہنچتے ہیں۔ اس سے بھی انکار کیا۔ اور فرمایا نجیب الدین تو ہی مرد ابدال ہے" (جواہر فریدی صـ۲۳۱)

لیکن اب ہمارے زمانہ میں لوگوں نے خضر اور اوتاد اور ابدال کے عجیب عجیب قصے بنا رکھے ہیں جن کو اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔ اس لئے ہم نے حضرت باوا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا قول ان کے متعلق نقل کر دیا ہے۔ تاکہ لوگ جہالت میں نہ رہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مصنفہ کتاب سِرّ الابدال

٭ حاشیہ٭۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نزدیک تعریف ابدال یہ ہے:۔

"ماسوا اس کے ابدال کچھ ریسنگ تو نہیں ہوتے جو لوگ اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کر لیتے ہیں وہی خدا تعالیٰ کے نزدیک ابدال کہلاتے ہیں۔ اگر آپ ہی پاک تبدیلی پیدا کر لیں اور لوگوں کی لعنت ملامت سے لاپروا ہو کر حق پر فدا ہو جائیں۔ تو پھر آپ ہی ابدال میں داخل ہیں"

براہین احمدیہ حصہ پنجم صـ۱۸۶ منہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عربی زبان میں قابل دید ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدی جماعت میں اوتادوں اور ابدالوں کی کمی نہیں۔ چشم بصیرت چاہیئے *

۸۔ دان ایل نبی کی پیشگوئی اور خفیفہ دعوت کے تین سالوں کی کسر کو چھوڑ دینے کی نظیر

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کتاب تحفہ گولڑویہ کے صفحہ ۱۱۶ حاشیہ پر لکھا:۔

"اس فقرہ میں دان ایل نبی بتلاتا ہے۔ کہ اس نبی آخر الزمان کے ظہور سے (جو محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے) جب بارہ سو نوّے (۱۲۹۰) برس گذریں گے تو وہ مسیح موعودؑ ظاہر ہوگا اور تیرہ سو پینتیس (۱۳۳۵) ہجری تک اپنا کام چلائے گا۔ یعنی چودھویں (۱۴) صدی میں سے پینتیس برس برابر کام کرتا رہے گا۔ اب دیکھو اس پیشگوئی میں کسقدر تصریح سے مسیح موعودؑ کا زمانہ چودھویں صدی قرار دی گئی۔ اب بتلاؤ اس سے انکار کرنا ایمانداری ہے۔ منہ"

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ۱۹۰۸ء بمطابق ۱۳۲۶ھ میں وفات پا گئے۔ اب معترض کہتا ہے۔ کہ چونکہ مرزا صاحب ۱۳۳۵ھ ہجری تک زندہ نہیں رہے۔ اس لئے وہ دان ایل نبی کی پیشگوئی کے مصداق نہیں ہو سکتے۔

اما الجواب۔ جب ہم دان ایل نبی کی پیشگوئی دانیال باب ۱۲ میں دیکھتے ہیں۔ تو وہاں سنہ ہجری کا ذکر نہیں پاتے۔ بلکہ وہاں نبی آخر الزمان کے سنہ ظہور کا ذکر ہے۔ یعنی دائمی قربانی موقوف ہونے اور بتوں کو تباہ کرنے کے زمانے سے لیکر ۱۲۹۰ روز اور ۱۳۳۵ روز یعنی برس کا شمار کرنا ہے۔ اور یہ ظاہر ہے۔ کہ تعلیم توحید کے اظہار کے ساتھ ہی دائمی قربانی موقوف ہوتی اور بتوں کو تباہ کرنا سمجھا جائیگا۔ اس لئے آنحضرت صلعم کے ظہور سے ان برسوں کا شمار کرنا مراد لیا جائے گا۔ یہ بھی ظاہر ہے۔ کہ آنحضرت صلعم کا سنہ ظہور سنہ ہجری سے تیرہ برس پہلے ہوا تھا۔ اور اگر ان تیرہ (۱۳) سالوں میں سے خفیفہ دعوت کے تین سالوں کی کسر کو چھوڑ دیا جاوے۔ تو سنہ ہجری میں دس سال جمع کرنے سے آنحضرت صلعم کا سنہ ظہور نکل آتا ہے۔ چنانچہ اس حساب سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا سنہ ظہور ۱۲۸۰ھ ہجری بمطابق ۱۲۹۰ء ظہور نبوی بنتا ہے۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ۱۳۳۶ ظہور نبوی تک جس میں ۱۳۳۵ ظہور نبوی شامل ہے۔ اپنا کام چلایا اور چودھویں (۱۴) صدی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میں سے پینتیس ۳۵ برس برابر کام کرتے رہے۔

اب دیکھو اس پیشگوئی میں کس قدر تصریح سے مسیح موعود علیہ السلام کا زمانہ چودھویں صدی قرار دی گئی۔ اب بتلاؤ کیا اس سے انکار کرنا ایمانداری ہے۔ یاد رہے اب اور کوئی مسیح موعودؑ اور مہدی معہود نہیں آسکتا۔ وقت گذر گیا۔ سہ

سر کو پیٹو! آسمان سے اب کوئی آتا نہیں ⁂ عمر دنیا سے بھی اب آ گیا ہفتم ہزار

اب سوال یہ رہ جاتا ہے۔ کہ آنحضرت صلعم کی مکی زندگی میں زمانۂ بعثت ۱۳ سالوں میں سے خفیفہ دعوت کے تین سالوں کی کسر کو کیوں چھوڑا جائے۔ سو اس کے لئے ہم مندرجہ ذیل نظیر پیش کرتے ہیں:۔

"انسؓ سے مروی ہے۔ کہ آنحضرتؐ ۴۰ سال کے تھے۔ کہ مبعوث ہوئے پھر دس سال مکہ میں رہے۔ اور دس سال مدینہ کی امامت کی اور ساٹھ برس کے تھے۔ کہ وفات پائی اور مانا کہ انسؓ نے اس روایت میں **عقود عشرات کو اعتبار کیا ہے۔ اور کسر کو چھوڑ دیا یا تین سال خفیفہ دعوت کو اعتبار نہ کیا ہو**" (جواہر فریدی)

۹ قبر پرستی

اس زمانہ میں عام طور پر دیکھنے میں آیا ہے۔ کہ عوام کالانعام قبر پرستی کے مرض میں مبتلا ہیں۔ حالانکہ قبروں کو مسجد بنانے کی صریح ممانعت ہے۔ چنانچہ آنحضرت صلعم نے فرمایا۔ لَعْنَةُ اللّٰہِ عَلَی الْیَھُوْدِ وَالنَّصَارٰی اتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِیَائِھِمْ مَسَاجِدَ (تجرید البخاری حصہ اول ص ۲۵۴)

ترجمہ: "یہود اور نصاریٰ پر خدا کی لعنت ہو۔ انہوں نے اپنے نبیوں کی قبروں کو مسجد بنا لیا"

آج کسی مزار پر چلے جاؤ۔ تو وہاں یہی دیکھنے میں آئیگا۔ کہ لوگ اس مزار کو سجدہ کر رہے ہیں۔ گویا مسلمان بھی یہود اور نصاریٰ کی نقل کر رہے ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

پھر صاحب جواہر فریدی نے بھی لکھا:۔

"اور ایک روایت یہ ہے۔ کہ وفات سے پانچ روز پہلے (آنحضرت صلعم نے) فرمایا۔ جانو اور خبردار رہو کہ پہلے تم سے ایک جماعت تھی۔ کہ اپنے انبیاء اور صلحاء کی قبروں کو مساجد بناتے تھے۔ تم کو چاہیئے کہ ایسا نہ کرو"

(جواہر فریدی صفحہ ۸۳ و ۸۴)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پس ہر شخص کا فرض ہے۔ کہ وہ لوگوں کو آنحضرت صلعم کے فرمودہ سے آگاہ کرے۔ اور ان کو قبر پرستی کی جہالت سے نکالے ✦

۱۰۔ بے پیر ہونا

اس زمانہ میں بے پیر ہونے کی مرض بھی عام طور پر پائی جاتی ہے ایسے مریض پر صاحبِ جواہر فریدی نے حسب ذیل فتویٰ لگایا ہے:۔ ؎

"خواجگی بے پیر بودن کار این نادان بود ✦ ہر کرا پیرے نباشد پیر او شیطان بود

جیسا کہ حدیث شریف میں وارد ہے۔ یعنی حضور علیہ السلام فرماتے ہیں۔ من لا شیخ له فشیخه الشیطان۔ یعنی جس کا کوئی پیر نہیں ہے۔ اس کا پیر شیطان ہے۔ اور دوسری حدیث میں حضور علیہ السلام فرماتے ہیں۔ من لا شیخ لهٗ فلا دین له۔ یعنی جس کا شیخ نہیں ہے۔ اُس کا دین نہیں ہے" (جواہر فریدی ص۱۸۸)

پھر آنحضرت صلعم نے تو امام زمان کے شناخت نہ کرنے والے کو جاہل قرار دیا ہے۔ جیسا کہ فرمایا:۔

مَنْ لَمْ يَعْرِفْ إِمَامَ زَمَانِهٖ فَقَدْ مَاتَ مِيْتَةَ الْجَاهِلِيَّة

ترجمہ۔ یعنی جو شخص اپنے وقت کے امام کو پہچان نہیں سکا۔ وہ وہ جاہلیت کی موت مرا۔ (کنز العمال جلد ۳ ص۲۰۵ و کلیتی ص۱۰۹ و ۸۶)

پس اصل پیر تو امام زمان اور مجدد دوران اور خلیفۂ وقت ہی ہوتا ہے۔ اور چودھویں صدی کا امام اور مجدد اور خلیفہ تو حضرت امام مہدی آخر الزمان ہے۔ جس کے ماننے کے بغیر چارہ نہیں۔

پس اے لوگو! خدا کی اس دعوت کو قبول کرو۔ اور اس کے مُرسل کو قبول کرو۔ جس نے فرمایا:۔ ؎

احمدِ آخر زمان نامِ من است ✦ آخرین جامے ہمیں جامِ من است

اور پھر فرمایا:۔ ؎

منم مسیحِ زماں و منم کلیمِ خُدا ✦ منم محمدؐ و احمدؐ کہ مجتبےٰ باشد

پھر فرمایا۔ ؎

Digitized by Khilafat Library Rabwah

واللہ کہ ہمچو کشتی نوحم ز کردگار ❊ بیدولت آنکہ دور بماند ز لنگرم

والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ

خاکسار چوہدری غلام احمد خاں ایڈووکیٹ پاک پٹن

تصدیق از حضرت میر غلام فرید صاحب چاچڑاں شریف

بعضے از علماء ظواہر کہ حاضر خدمت حضور خواجہ ابقاہ اللہ نشستہ بود۔ نسبت مرزا صاحب زبان طعن کشادہ و انکار کرد۔ حضور خواجہ در جوابش فرمودتے نے وے مردے صادق است مفتری و کاذب نیست ایں معاملہ جعلی و خودساختہ نیست ❊

(اشارات فریدی صفحہ ۴۲)

نظم حضرت مسیح موعود علیہ السلام

ما مسلمانیم از فضلِ خدا
مصطفیٰؐ ما را امام و مقتدا

آں کتابِ حق کہ قرآں نامِ اوست
بادۂ عرفان ما از جامِ اوست

آں رسولے کش محمدؐ ہست نام
دامنِ پاکش بدست ما مدام

ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوّت را برو شد اختتام

آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
آں نہ از خود از ہماں جائے بود

اقتدائے قولِ او در جان ماست
ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست

از ملائک و از خبرہائے معاد
ہرچہ گفت آں مرسلِ ربّ العباد

آں ہمہ از حضرتِ احدیت است
منکر آں مستحقِ لعنت است

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الجماعة الاحمدیّة فی الدیار العربیة

انفرادی تبلیغ

ایام زیر رپورٹ میں احمدیہ دار التبلیغ میں ۶۲ اشخاص آئے۔ اسلام اور احمدیت کی تبلیغ کی گئی۔ ۴۲ غیر احمدی ۲۰ مسیحی تھے۔ سلسلہ کا لٹریچر بھی مطالعہ کے لئے دیا گیا۔ ان اصحاب میں بعض دمشقی اور ایک شرق الاردن کا شیخ بھی شامل ہے۔ ان کے علاوہ متعدد غیر احمدیوں کے مکانوں پر جا کر تبلیغ کی گئی۔ قائم مقام حیفا اور موسیٰ المزاغی سے بھی دو گھنٹے تک سلسلہ احمدیہ کی خصوصیات پر گفتگو ہوئی۔ موضع نعلین کے دو معزز غیر احمدی کبابیر میں آئے ان سے دو دن تک سلسلہ کے متعلق تبلیغی گفتگو ہوتی رہی۔ انہوں نے صداقت کا اقرار کر لیا۔ امریکہ کے ایک نوجوان سیاح جو ہندوستان سے ہو کر واپس جا رہے ہیں حیفا سے میرے ساتھ کبابیر آئے۔ مسجد دکھائی اور سلسلہ کے متعلق دیر تک معلومات حاصل کرتے رہے۔

تبلیغی سفر اور احمدیّت کا چرچا

عرصہ زیر رپورٹ میں موضع عتلیت کا سفر کیا۔ مقامی عالم الشیخ یوسف سے گفتگو ہوئی۔ گاؤں کے بیس سے زائد اصحاب موجود تھے۔ وفات مسیح، ختم نبوت اور صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہر مسئلہ پر دلائل سنے اور وفات مسیح کا تو اکثر نے اسوقت اقرار کر لیا اور باقی مسائل نوٹ کر لئے کہ غور کرینگے۔ الحاج محمد القرق ایک رات کے لئے طیرہ تبلیغ کے لئے گئے۔ الشیخ عبد الرحمٰن صاحب برجاوی کا پُرانے ہم طریقت رفاعی لوگوں سے دیر تک مناظرہ ہوا۔ نابلس میں بھی احمدیہ لٹریچر تقسیم کیا گیا ہے اور لوگوں میں احمدیت کا چرچا ہے۔ بعض لوگ تائید میں اور بعض تردید میں بحثیں کرتے رہتے ہیں۔ قصبہ جنین کا ایک نوجوان قرآن مجید پر عیسائی پادریوں کے اعتراضات لیکر آیا اور تسلی بخش جوابات لیکر گیا۔

حیفا میں جلسہ

درس قرآن مجید، عام اجتماعات کے علاوہ ایام زیر رپورٹ میں حیفا میں احباب جماعت کا ایک غیر معمولی جلسہ بھی ہوا اور اس میں ہر چھوٹے بڑے نے چند منٹ تقریر کی۔ کبابیر میں تبلیغی مشق کے لئے انعامی مقابلے کرائے گئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اشعار کے حفظ کرنے میں بھی مقابلہ ہوا۔ اوّل رہنے والے نوجوانوں نے سو شعر یاد کئے۔ احباب حیفا و کبابیر انفرادی تبلیغ کرتے رہتے ہیں۔ بعض

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غیر احمدیوں نے چندہ بھی دیا ہے اللہ تعالیٰ انہیں قبولِ حق کی توفیق عطا فرماوے آمین ٭

رسالہ البشارة الاسلامیة الاحمدیة

گذشتہ رپورٹ کے بعد اخبار "فلسطین" نے بھی اس پر اچھا ریویو کیا ہے۔ اور بیروت سے مینجر دار الکتب الاہلیة نے تازہ تالیف "الصحافة العربیة" میں ذکر کرنے کے لئے رسالہ منگوایا ہے۔ دمشق سے برادر توفیق آفندی کمالہ نے رسالہ کی تعریف کی ہے اور مزید متعدد کاپیاں طلب کی تھیں۔ بعلبک کے قریب قبیلہ لابوجبل کے امیر نے بھی رسالہ اور دیگر لٹریچر طلب کیا ہے۔ جو بھیجدیا گیا ہے ٭

اخبارات سے تعارف

مقامی اخبارات "النفیر" "الکرمل" کے ایڈیٹران سے ملاقات کی۔ احمدیت کی حقیقت کے علاوہ ہندوستان میں مسلمانوں کے سیاسی حقوق اور مطالبات پر گفتگو ہوتی رہی۔ ہردو اخباروں نے اس ملاقات کا تعریفی رنگ میں ذکر کیا ہے۔ اسی طرح یافا کے اخبار "فلسطین" میں میرا ایک مضمون شائع ہوا ہے ٭

فرقۂ بہائیہ کے رئیس سے ملاقات

جناب شوقی آفندی سے دو گھنٹے تک بہائیت اور احمدیت کے متعلق گفتگو ہوئی۔ آپ انگریزی میں گفتگو کرتے تھے۔ بہاء اللہ کے دعویٰ، قرآن مجید اور اقدس کے متعلق مَیں نے بعض سوالات بھی کیئے۔ جواب دینے کی کوشش کی مگر پھر ایک کتاب پیش کر کے کہا۔ کہ آپ کو اس میں جواب مل جاوینگے اور آپ کسی دوسرے وقت ضرور تشریف لائیں۔ بہرحال اس طرح سے اس فرقہ کی متعلق بعض مزید معلومات حاصل ہوئیں ٭

بیعت

عرصہ زیر رپورٹ میں ایک شخص مسمی فتحی احمد شعلان بیعت کر کے داخل سلسلہ ہوئے ہیں اللہ تعالیٰ انہیں استقامت اور اخلاص عطا فرماوے آمین ٭

تازہ ٹریکٹ

گذشتہ ہفتہ ایک چار صفحہ ٹریکٹ "النداء الاسلامی لابناء اسرائیل" شائع کیا گیا ہے۔ عام طور پر اسے پسند کیا گیا ہے اخبار الکرمل اور فلسطین نے اس ٹریکٹ کا اپنے کالموں میں اچھے رنگ میں ذکر کیا ہے ٭

احباب سے درخواست

مَیں احباب کرام سے دردمندانہ درخواست دعا کرتا ہوں نیز التماس ہے کہ جو دوست عربی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پڑھ سکتے ہوں وہ رسالہ البشارۃ کے خریدار بنکر ممنون فرماویں اور جو دوست اس جگہ تقسیم کرنے کے لئے بطور اعانت رقم عنایت فرماویں وہ بھی خاص شکریہ کے مستحق ہونگے۔ سالانہ قیمت دو روپے ہے جناب ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ کے نام ارسال فرمادیں ✦ والسّلام

خاکسار ناچیز۔ اللہ دتا جالندھری از حیفا فلسطین ۳۱ رمئی ۱۹۳۲ء

امریکہ میں تبلیغ اسلام

میں ۲ راپریل کو شکاگو واپس آیا۔ ۳ راپریل بروز اتوار شکاگو کالے نو مسلمین کے جلسہ میں تقریر کی اور ۴ راپریل کو زیر انتظام فیلوشپ آف فیتھ ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا۔ سامعین کی تعداد ۲۶۰۰ کی تھی۔ مختلف مذاہب کے نمائندوں نے اپنے اپنے مذہب پر تقریر کی۔ میں نے اذان بمع ترجمہ انگریزی سے جلسہ کا افتتاح کیا۔ اور اسلام پر تقریر کی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس تقریر کا بہت عمدہ اثر ہوا۔ اختتام تقریر پر غیر معمولی دیر تک لوگ تالیاں پیٹتے رہے۔ الغرض اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ایک عظیم الشان مجمع میں اسلام کا بول بالا ہوا۔ الحمد للہ التوفیق

مطیع الرحمٰن بنگالی

لنڈن مشن کی ماہواری رپورٹ

(اپریل ۱۹۳۲ء)

گذشتہ ماہ ہر اتوار کو اچھی تعداد میں جمع ہو جانے کے علاوہ جمعہ کے دن بھی بعض احباب آتے رہے۔ قرآن مجید اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت و نماز کے متعلق مکرم خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب درس دیتے رہے اور جمعہ کے خطبوں میں اپنی ذاتی اصلاح اور دوسروں کو تبلیغ کی طرف توجہ دلاتے رہے۔ اس ماہ کے شروع میں بھی عید پر آنے کے لئے بہت سے لوگوں کو چٹھیاں لکھیں سکول کے ایک پرنسپل کو بائیبل سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت ثابت کرتے ہوئے آپ نے ایک مفصل چٹھی لکھی ✦

عید کے دن دو صد کے قریب لوگ باوجود سردی اور موسم کی خرابی کے جمع ہوگئے۔ پارلیمنٹ کے ایک ممتاز نے صدارت کی اور سر لوئس سٹوآرٹ (ریٹائرڈ چیف جسٹس اودھ) نے آدھ گھنٹہ تقریر کی جس میں مسلمانوں کو آپسمیں اتحاد کرنے کے ذرائع بیان کئے۔ مسلمانوں کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عمدہ کیرکٹر اور مذہبی صداقت کا بھی اعتراف کیا۔ پریذیڈنٹ صاحب نے بھی اسلام کے متعلق اچھے خیالات ظاہر کرتے ہوئے مسلمانوں سے اپنی گہری ہمدردی اور اچھے تعلق کا ذکر کیا اس عرصہ میں سات کس غیر مسلموں کو مکرم جناب خانصاحب نے اچھی طرح تبلیغ کی ان میں سے بعض اسلام کے متعلق سوالات بھی کرتے رہے جن کے تسلی بخش جواب دیئے گئے۔ نیز ہر اتوار کو سبق پڑھاتے رہے ہیں۔ مورخہ ۲۴ اپریل ۱۹۳۲ء کو مکرم خانصاحب نے ایک نکاح پڑھا اور اسلامی احکام کو مدنظر رکھنے اور ان پر عمل کرنے کی طرف توجہ دلائی اور وقتاً فوقتاً نو مسلموں کے گھروں میں ان کی خواہش پر ملاقات کے لئے بھی جاتے رہے۔ جہاں بعض دفعہ اسلامی امور کا بھی تذکرہ ہوتا رہا۔ خاکسار بھی ہر اتوار کو نو مسلموں کو نماز اور یسرنا القرآن اور بعض کو قرآن کے سبق پڑھاتا رہا۔ اور جو دوست علاوہ اتوار کے دوسرے دنوں میں آتے رہے انکو بھی سبق پڑھائے نو مسلموں کو جو ہم دو نو نے سبق اس ماہ پڑھائے ان کی کل تعداد قریباً ساٹھ ہے عرصہ زیر رپورٹ میں خاکسار نے دو دفعہ پبلک لیکچر کیئے۔ الحمد للہ کہ انگریزی میں کچھ نہ کچھ اظہار خیالات اب کر لیتا ہوں۔ ان دونو لیکچروں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت اور آپ کی صداقت از روئے بائیبل اور اسلام کی خصوصیات بیان کیں۔ دونو موقعوں پر یہودی اور عیسائی اعتراضات کرتے رہے جن کے تسلی بخش جواب دیئے گئے۔ ایک سوال ایک یہودی نے یہ کیا کہ اگر تم تمام انبیاء کی صداقت تسلیم کرتے ہو تو کیوں یہود اور عیسائی لوگوں کے گرجا میں کبھی مثلاً عبادت کے لئے نہیں آتے جس کا جواب یہ دیا گیا کہ تم نے حضرت موسیٰؑ کی تعلیم کو چھوڑ دیا۔ لیکن ہم ان کی تعلیم پر عمل کرتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے اس لئے تم کو ہمارے ساتھ شامل ہو کر حضرت موسیٰؑ کا سچا پیرو بننا چاہیئے۔ چنانچہ اس کے بعد جو میں نے تقریر کی اس میں آنحضرت صلعم کی صداقت ثابت کرنے کے لئے بائیبل سے متعدد حوالجات پڑھکر سنائے ؏

مورخہ ۲۳ اپریل ۱۹۳۲ء چھ کس غیر مسلم مسجد دیکھنے آئے ان کو اسلام کے اصول بتاتے ہوئے یہ بھی بتایا کہ ہم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو صرف رسول اور نبی مانتے ہیں۔ اور تھوڑی دیر تک ان سے مذہبی گفتگو ہوتی رہی۔ مسٹر عبد العزیز اسمٰعیل سیالکوٹی ہمیشہ میرے ساتھ تقریر کے لئے جاتے ہیں اور کچھ نہ کچھ اسلام کے متعلق وہ بھی بیان کرتے ہیں۔ میں بھی اس ماہ میں بعض نو مسلموں کے مکانوں پر جاتا رہا اور اسلامی شعار و احکام کے متعلق بھی گفتگو ہوتی رہی جس پر انہیں اسلام کی خوبی سمجھائی جاتی رہی۔

مکرم خانصاحب نے اپنے ایک عیسائی دوست کو کتاب تحفہ شہزادہ ویلز پڑھنے کے لئے دی۔ اور پھر اس سے ایک دن قریباً دو گھنٹہ تبادلہ خیالات کرتے رہے اور اسلام کی صداقت اور اس کے اصول کی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

افضلیت سمجھاتے رہے ۔

الحمد للہ کہ بعض نومسلم جو پچھلے دنوں کچھ سست ہو رہے تھے اِس ماہ آتے رہے اور آئندہ غفلت و سستی دُور کرنے کا وعدہ کیا اللہ تعالیٰ توفیق دے ۔

آخر میں تمام احباب سے عاجزانہ گذارش ہے کہ اس ملک میں اسلام کے پھیلنے کے لئے خصوصیت سے دُعا فرماتے رہیں ۔ والسلام ۵ رمئی سنہ ۱۹۳۲ء

خاکسار محمد یار عارف نائب امام مسجد لندن

سیلون

ماہ مئی میں سوائے چار دن کے باقی سارا مہینہ شہر کولمبو میں ہی خاکسار مقیم رہا۔ کثرت باران کی وجہ سے خاطر خواہ باہر جانا اور لوگوں سے ملنا مشکل تھا۔ لیکن خدا کے فضل سے راؤنڈ کمپنی میں جو لیکچر ہوتے تھے اس میں کوئی فرق نہیں آیا چنانچہ اس مہینہ کی ۸ - ۱۵ - ۲۲ - ۲۹ ر تاریخوں میں صداقت احمدیت پر چار لیکچر دیئے۔ اور بارش کے باوجود دلچسپی رکھنے والے دوست لیکچروں میں شامل ہوتے رہے۔ اور ہر لیکچر کے بعد احمدیت کے مختلف مسائل پر سوال و جواب کا سلسلہ بھی جاری رہا۔ لیکچر میں باقاعدہ شامل ہونے والوں میں سے ایک دوست جنکا نام وائی۔ ایل۔ ایم عبد اللطیف ہے اس مہینہ بیعت کر کے سلسلہ میں داخل ہوئے ہیں۔ انکے چھوٹے بھائی صاحب نے گذشتہ ہفتہ بیعت کی تھی۔ اللہ تعالیٰ ان دوستوں کو استقامت اور ترقی عطا فرمائے ۔

لیکچروں کے علاوہ جماعت کے اخبار "دوتن" میں جو مالی مشکلات کی وجہ سے ایک عرصہ تک بند رہنے کے بعد اب دوبارہ شائع ہونا شروع ہو گیا ہے اس مہینے خاکسار نے کئی مضامین لکھے ہیں جنہیں دوستوں نے بہت ہی پسند کیا ہے۔ یہ اخبار بھی تبلیغ کا بہترین ذریعہ ہے۔ مگر افسوس کہ اقتصادی مشکلات کی وجہ سے اس کے مستقبل کے متعلق تسلی بخش رائے کا قائم کرنا مشکل ہو گیا ہے ۔

احباب جماعت سے ملنے اور مسجد احمدیہ کا معائنہ کرنے کے لئے اس ماہ کی ۱۷ ر تاریخ کو خاکسار نیگومبو میں گیا اور چار دن وہاں پر رہا۔ مسلسل بارش نے باہر جا کر لوگوں سے ملنے اور لیکچر دینے کا موقعہ نہیں دیا زیر تعمیر مسجد کا ۳/۴ حصہ کام خدا کے فضل سے ختم ہو گیا ہے۔ باوجود مقدور بھر کوشش کے کام کو آگے چلانے کی کوئی صورت نہ پانے کی وجہ سے فی الحال کام رکا دیا گیا ہے۔ مسجد اسوقت تک تین صد روپیہ کی مقروض

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہے اس رقم کو ادا کرنے اور باقی کام کی تکمیل کے لئے چندہ فراہم کرنے کی کوشش میں ہوں۔ اللہ تعالےٰ محض اپنے فضل سے اپنے گھر کی تعمیر کی توفیق عطا فرمائے۔ یہ سطور میں "گمپلا" سے لکھ رہا ہوں ؂

والسلام خاکسار عبداللہ مالاباری از گمپلا۔ سیلون

اشاعت علوم و تہذیب میں مسلمانوں کا حصہ

الکیمیا۔ مورخ گبن لکھتا ہے۔ کہ علم کیمیا اپنے ارتقا اور اصلیت کے اعتبار سے اہل عرب کی ایجاد ہے۔ انہوں نے سب سے پہلے قرع امبیق ایجاد کیا۔ تیزآب ایجاد کیئے۔ نائٹرک ایسڈ۔ نائٹرو ہیڈرو کلورک ایسڈ۔ پوٹاس ایمونیا۔ نائٹریٹ آف سلور۔ کلورائیڈ آف مرکری وغیرہ کیمیاوی مادے نکالے۔ سلفیورک ایسڈ الکحل جیسی چیزیں دریافت کیں۔ زہروں کو دواؤں میں تبدیل کیا۔ غازات (گیس) کی خاصیتیں دریافت کیں (ڈ کلائن اینڈ فال آف رومن ایمپائر جلد ۵ ۔ انٹلکچول ڈویلپمنٹ آف یورپ جلد اول صفحہ ۴۰۵)

علم جغرافیہ۔ عیسائی مورخ جغرافیہ دان مسٹر سلطبرون لکھتا ہے۔ کہ "کولمبس سے پہلے عرب کی جماعتیں دریاؤں کے ذریعے سفر کرتی تھیں۔ اور عجیب و غریب مقامات اور زمینوں کی تلاش بحر اطلانٹک میں کرتی پھرتی تھیں" (آئینہ عرب صفحہ ۶۱۰ مصنفہ ڈاکٹر گستاولی بان)۔

اخلاق۔ ڈاکٹر لیبان و موسیو بارتھیلس سینٹ ہلیر کہتے ہیں۔ کہ "عربوں کی معاشرت اور تعلیم نے یورپ کے امرا کی عادتوں کو درست کیا۔ اور انہیں بہتر انسانی اخلاق و عادات سکھائے" (تمدن عرب صفحہ ۵۲۴)

عملی میکینکس۔ ڈاکٹر لیبان فرماتے ہیں۔ عربوں نے عملی میکینکس کے آلات ایجاد کرکے یورپ کو انکا استعمال کرنا سکھایا جن کو امریکن اور یورپین آج کام میں لا رہے ہیں ؂

علوم و فنون کی اشاعت۔ جان کلارک رڈپاتھ فرماتے ہیں۔ کہ علوم و فنون جو عربوں نے پھیلائے" (انسائیکلوپیڈیا آف یونیورسل ہسٹری جلد ۲ صفحہ ۱۴۵)

تمام علوم یونانی۔ مسٹر ہائیڈ کہتے ہیں۔ کہ تمام علوم یونانی کا بڑا حصہ جو اصلی ذریعہ سے ہم تک پہنچا ہے۔ وہ پہلے پہل ہم کو عربوں نے عنایت کیا۔ (ہسٹورینس ہسٹری آف دی ورلڈ جلد نمبر ۸ صفحہ ۲۷۶)

یورپ کے اُستاد۔ پروفیسر رینالڈس نکلسن لکھتا ہے۔ کہ "مسلمانوں نے مختلف شعبہ ہائے علم میں قیمتی اضافے کیئے۔ لیکن انکا سب سے بڑا احسان یہ ہے۔ کہ انہوں نے بڑی فیاضی سے یورپ کو اپنے علوم و فنون سکھائے۔ (لٹریری ہسٹری آف دی عربز صفحہ ۳۵۹)

ہندو اور انگریز اہل علم کے خیالات

اسی بارے میں پروفیسر ٹی۔ ایل وسوانی ایم۔ اے لکھتے ہیں کہ:۔

"اسلام نے یورپ کی فلاح و بہبود میں ایک بڑا حصہ لیا۔ اسلام کی قائم کردہ غرناطہ یونیورسٹی میں یورپ کے اطراف و

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جو اب سبھی مسیحی طلباء شامل ہوتے تھے۔ ان میں کا ایک طالب علم آخر کار یورپ کے منصب جلیلہ پر مامور ہوا"۔

"یورپ جس زمانے میں جاہلیت میں گرفتار تھا۔ اسپین کے مسلمان عالم سائنس اور لٹریچر کی مشعل کو لیکر آگے بڑھے۔ اور یورپ کو طب ریاضی فلسفہ اور دیگر علوم کا درس دینے لگے"۔

اسکے آگے صنعت و حرفت کے متعلق لکھتے ہیں کہ:۔

"جہازوں کی ساخت۔ باغات کی پرورش۔ پھولوں کے تحفظ۔ شیشے لوہے اور پیتل کے ظروف کی ساخت کی طرف ان لوگوں کا خاص رجحان تھا۔ برکیٹ سازی چمڑہ کا کام روئی کے کپڑے طیار کرنا۔ اور ہاتھ سے بننے کا بڑا رواج تھا۔ ریشمی بیلیں اور کاغذ بہت اچھا طیار ہوتا تھا۔ جڑاؤ اور لکھائی کے کام میں بھی وہ لوگ بڑے ماہر تھے"۔

"مسلمان بادشاہوں نے بے شمار کتب خانے قائم کیئے۔ جابجا لیبارٹریاں قائم کیں۔ فن موسیقی نے بھی یورپ کی افسانہ نگاری اور لٹریچر کو نیا رنگ دیا۔ فلسفہ یونان کا ترجمہ تفصیل و ایجاز کی تصحیح و تردید کر کے مسلمان فلسفیوں نے وہ خدمت انجام دی جس کا جس قدر شکریہ ادا کیا جائے کم ہے" (مسلم راجپوت ۱۴ / جولائی ۱۹۲۶ء)

دنیا کی موجودہ تہذیب کے متعلق ڈاکٹر کے۔ ایس۔ سیتارام ایم۔ اے۔ جی۔ ایچ۔ ڈی فرماتے ہیں کہ:۔

"دنیا کی موجودہ تہذیب صرف اسلام کی بدولت ہے۔ اسلام نے ایشیائی تہذیب کی مشعل کو اونچا کر رکھا تھا۔ یوروپین زیادہ تعلیم حاصل کرنیکے لئے مسلمان اُستادوں کے پاس گئے"۔

"تمام دنیا کا مسئلہ اسی صورت سے حل ہو سکتا ہے۔ کہ قومیں اس کو (اسلام کو) اچھی طرح سمجھیں۔ اور ایک دوسرے کے ساتھ ہمدردی کریں" (از جہاں پرش صلا)

مسٹر باسورتھ سمتھ کس قدر شاندار لفظوں میں حقیقت کا اعتراف کرتے ہیں:۔

"اگر پوچھا جائے۔ کہ افریقہ بلکہ کُل دنیا کو مسیحی مذہب نے زیادہ فائدہ پہنچایا۔ یا اسلام نے؟ تو جواب میں کہنا پڑیگا۔ کہ اسلام نے۔ اگر اسلام نہ ہوتا۔ تو مشرق۔ مغرب دونو میں گمراہی پھیل جاتی۔ انسان گمراہی کے اندھیرے میں بھٹکتے پھرتے"۔

یہ ہیں مسٹر بارسورتھ سمتھ کے لفظوں میں اسلام کے دنیا پر احسانات۔

اب مسلمانوں کے دستور اور قوانین کی بابت بھی سُن لیجیئے۔ جن سے آج دنیا متمتع ہو رہی ہے۔

بابو بپن چندر پال فرماتے ہیں:۔

"اسلام نے ہمیں جدید آئین سے روشناس کیا۔ نئے نئے طریقہ ہائے انتظام بتائے۔ حکومت کے جدید اغراض و مقاصد سے واقف کیا" (وکیل امرتسر اگست ۱۹۱۷ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بالآخر سروجنی نائیڈو کے وہ دلپذیر خیالات نقل کرتے ہیں۔ جو انہوں نے لٹریچر۔ زبان اور معاشرت کی کی خدمات کے متعلق مسلمانوں کے بارے میں ارشاد فرماتے ہیں۔ آپ فرماتی ہیں۔ کہ:۔

"عرب فوجیں یلغار کرتی ہوئی فرانس کے دروازے پر پہنچی تھیں۔ تو کیوں ؟ کس لئے ؟ فتح و ظفر و دولت کی غرض سے نہیں۔ ملک گیری اسلام کا عارضی مقصد رہا۔ اس کا اصلی مقصد تھا۔ حریت آزادی کی اشاعت۔ عمومی اور غلامی کا استیصال آج کل ہم ملکی طاقت کے لئے مرتے ہیں۔ اور علاقوں اور زمینوں کا رونا روتے ہیں۔ مگر اسلام کا مطمح نظر کوئی صوبہ یا ملک یا خطّہ نہ تھا۔ بلکہ اس کا مقصد ساری دنیا کی نجات تھا۔ اور مسلم داعی یہی دُھن لے کر ملکوں ملکوں مارے مارے۔ ۔ ۔ پھرتے تھے۔ عربوں نے صرف ملک کی زمینیں فتح نہیں کیں۔ بلکہ دل و دماغ فتح کیئے ہیں۔ انہوں نے قوموں کے لٹریچر اور خیالات کو متاثر کیا۔ زبان فارسی کو اس قدر شیریں۔ نازک و لطیف اور خوبصورت کس نے بنایا ؟ اسی آریائی و سامی اختلاط و امتزاج نے۔ انہی عربوں کے فیضان نے فارسی کو حافظ اور خسرو جیسے شعرا کی دولت بخشی۔ مسلمان بھائیو! ہمارے وہم و خیال کو حقیقت کا جامہ تمہیں نے پہنایا۔ ہمارے افکار و تخیلات میں حرکت اور جان تمہیں نے ڈالی۔ آؤ۔ ہم ناگوار تاریخی شکوہ و شکایت کو دلوں سے محو کر دیں۔ بُرائیاں بھلادیں۔ اور ان احسانات کو یاد کریں۔ جو اسلام نے ہماری زبان اور لٹریچر پر کیئے ہیں"۔

"آپ نے (مسلمانوں نے) دنیا میں علوم و فنون کی بے شمار خدمات انجام دی ہیں۔ اخلاق۔ مردانگی اور فیاضی ہمیشہ آپ کی قومی خصوصیات رہی ہیں۔ آپ نے ہم ہندوؤں کی طرح اشاعت علوم میں کبھی بخل روا نہیں رکھا۔ آپ ہمیشہ بنی نوع انسان کی تعلیم و تربیت کی فکر میں رہے ہیں" (وکیل ۲۶ جنوری ۱۹۱۸ء)

یہ غیر مسلم حضرات کی زبانی دنیا پر اسلام کے احسانات کی فہرست کا ایک مجمل سا خاکہ ہے * (انقلاب)

تبلیغی ٹریکٹوں کا سلسلہ یہ امر موجب خوشی ہے کہ کتاب گھر نے بھی تبلیغی ٹریکٹوں کا سلسلہ شروع کر دیا ہے جو بہت ارزاں ہے احباب منگوا کر فائدہ اُٹھائیں *

افادات الفریدی یہ مضمون چار مختلف رسالوں میں ختم ہوا ہے اگر قارئین نے شوق ظاہر کیا تو ہم رسالہ کی صورت میں اسے شائع کرینگے تا مناسب جگہ شائع کیا جا سکے *

جولائی ۱۹۳۲ء　　ریویو آف ریلیجنز　　جلد ۳۱ نمبر ۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسلم سے خطاب

زورِ بازو سے ترے ایک زمانہ آگاہ　　عمرو و مرحب و عنتر تری جرأت پہ گواہ
اے اساس افگنِ تہذیب و تمدن واللہ　　درس خواں تھی اوبستاں میں تری شاہنشاہ

دفترِ علم و ادب مائلِ ترتیب نہ تھا
کارواں جادہ کشِ منزلِ تہذیب نہ تھا

تیری شمشیر کا جوہر تھیں سطورِ قرآں　　تیری آواز تساہل شکنِ خوابِ گراں
تیری ہر جنگ سکوں پاش و تمدن افشاں　　تیرا ہر معرکہ تنظیم کی اک روحِ رواں

عزم تو عظمتِ اسلام مظہر گشتہ
رزم تو قاتلِ ہر خود سر و ہر برگشتہ

قرطبہ نقش کفِ پا سے ترے روشن تھا　　مصر نغموں سے ترے رشکِ صد گلشن تھا
سو سے تیرے حبش شعلہ بہ پیراہن تھا　　قلۂ قاف پہ رفعت کا تری مسکن تھا

ہوش اُڑتے تھے زمانہ کے ترے پرچم سے
آبرو برّش شمشیر کی تیرے دم سے

اندلس تھا ترے پرتو سے کبھی خلد نگاہ　　خطۂ شام۔ تری صبح حکومت کا گواہ
روس و اسپین کے میدان ترے بازیگاہ　　ناظمِ مشرق و مغرب تھا فسانہ کوتاہ

تبت و کابل و ہند و عرب و چین تیرا
حلب و فارس و ٹرکی و فلسطین تیرا

ہندوستان میں عیسائیت کا تبلیغی نظام

آج سے ڈھائی سو برس پیشتر ہندوستان میں کسی عیسائی کا وجود نہ تھا۔ صرف غیر ممالک کے عیسائی تجارت کی غرض سے اس ملک میں آمد و رفت رکھتے تھے۔ لیکن یہاں کا کوئی باشندہ عیسائیت کی مہلک تعلیم کا شکار نہ ہوا تھا۔ اب اسی ہندوستان میں صرف دس سال کے اندر صرف پنجاب میں عیسائیوں کی ۲۵ فیصدی آبادی بڑھ گئی ہے۔ اسوقت ہندوستان میں ان عیسائیوں کے پاس ۵۰۰ زنانہ اور مردانہ ہسپتال اور ۱۵ ہزار کالج اور اسکول ہیں۔ مسیحی انجمنوں کی تعداد ۱۷۷ ہے جو سب کی سب عیسائیت کی تبلیغ میں مصروف ہیں۔ ان انجمنوں کے ماتحت ۲۴۰۵ یورپین اور امریکن اور ۴۸۰۰۰ ہندوستانی عیسائی کام کرتے ہیں۔ ان اداروں کے پاس تبلیغی اغراض کیلئے ۴۹ مطابع اور ۹۴ اخبارات و رسائل ہیں۔ ۱۹۳۱ء میں صرف پروٹسٹنٹ مشنوں کے خرچ کے لئے ۵۶ کروڑ روپیہ منظور ہوا ہے ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بانی

ڈاکٹر ایس کے برمن

ٹی ایس
ڈاکٹر - ایس - کے - برمن لمیٹڈ

منعقدہ اسٹار ٹریڈ مارک SKB رجسٹرڈ

سنہ ۱۸۸۴ء

پچاس سال سے ہندوستانی پیٹنٹ دواؤں کے بے مثل موجد

درد سر کے مریضوں کے لیئے

"سرماتنا" (REGD)

سر و ریاحی درد کی ٹکلی

آدھے خواہ سارے سر میں کسی وجہ سے کیسا ہی درد کیوں نہ ہو اس دوا سے فوراً ہٹ جائے گا۔ ریاحی درد۔ ٹیک چمک۔ ٹیس وغیرہ دُور کرنے میں بے مثل ہے۔

قیمت فی شیشی نوآنہ ۹ر محصول آٹھ شیشیوں تک سات آنہ ۷ر نمونہ کا پیکٹ ڈیڑھ آنہ ۱۰ر

ہر عیال دار کے لئے مفید!

"ڈایرکلوروڈاین" (REGD)

(پیچش - مروڑ - اسہال درد شکم کی مشہور خانگی دوا)

یہ باحتیاط صاف کی ہوئی اجزا سے تیار ہونیکی وجہ سے اور کلوروڈائنوں کی نسبت زیادہ مفید ہے۔ پیلے اور اسہالی دست۔ پیچش مروڑ۔ کھانسی۔ اپھرا۔ ریاحی درد۔ درد گردہ کی ایک مفید دوا ہے۔ قیمت فی شیشی آٹھ آنہ ۸ر محصول تین شیشیوں تک سات آنہ ۷ر

نوٹ ہماری دوائیں ہر جگہ فروخت ہوتی ہیں۔ محصول بہت بڑھ گیا ہے۔ اس لئے اپنے مقامی ہمارے ایجنٹ سے خرید فرمائیں نمونہ صرف ایجنٹوں سے ہی مل سکتا ہے۔

صیغہ نمبر (۱۱۷) پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴ کلکتہ

ایجنٹ :- قادیان میں ایجنٹ کی ضرورت ہے۔

بھائی عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپاکر مالکان کیلئے قادیان سے شائع کیا۔